عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۱۵ تا ۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ / اکتوبر ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۴۰

قومیں کیوں ہلاک ہوتی ہیں؟

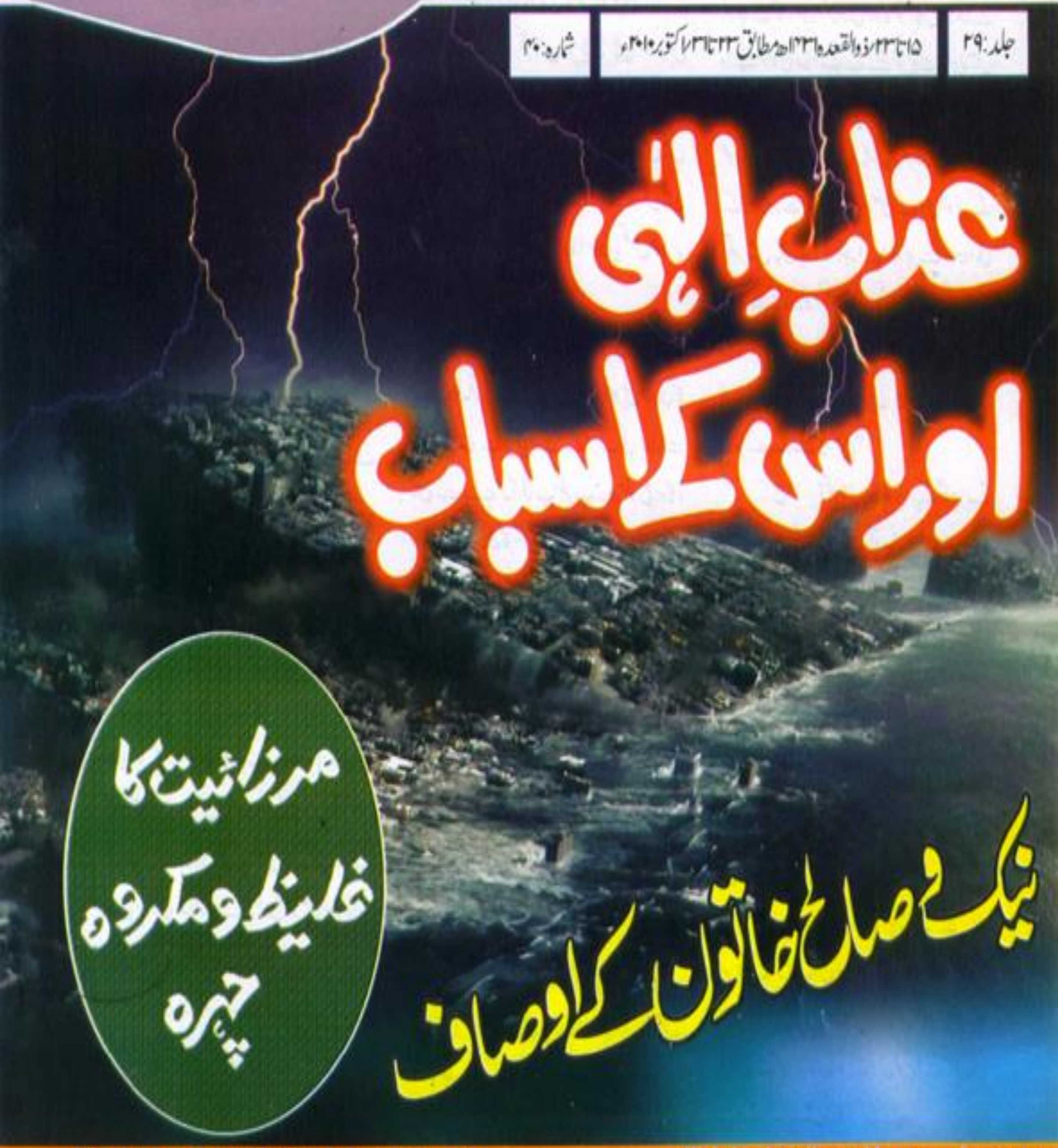

عذابِ الٰہی اوراس کے اسباب

مرزائیت کا غلیظ و مکروہ چہرہ

نیک و صالح خاتون کے اوصاف

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

شوہر کو طلاق دینے کا حق ہے

ناہید نقوی، صدر اٹک

س:...... اسلامی شرع کے مطابق میری شادی ایک مسلم مرد سے ہوئی، ۶ سال کا عرصہ گزرا، اسی دوران ہمارے دو بچے بھی ہوگئے جو کہ بقید حیات ہیں۔ اس کے بعد شوہر کے رویہ میں تبدیلی آئی، مجھ پر بہتان لگایا گیا کہ میرے غیرمحرم سے تعلقات ہیں، اس پر گھر میں بزرگوں کی موجودگی میں بحث مباحثہ ہوا، اس نے کوئی گواہ اور نہ ہی کوئی ثبوت پیش کئے ماسوا اس کے کہ میں ٹیلیفون پر غیرمحرم سے باتیں کرتی تھی، میں نے اس کو تسلیم کیا کہ یہ تعویذ گنڈے کے سلسلہ میں تھیں، آخر فیصلہ ہوا کہ میں قرآن مجید پر حلف اٹھاؤں، میں نے گھر والوں اور شوہر کی موجودگی میں حلف اٹھایا، وہ مطمئن ہوگیا اور میرے اطمینان کے لئے اس نے بھی قرآن مجید پر حلف اٹھایا کہ مطمئن ہوگیا ہوں۔ اب وہ دوبارہ طلاق کی دھمکی دیتا اور اس پر آمادہ نظر آتا ہے، اگر اس نے طلاق دے دی تو کیا میں حلف کی خلاف ورزی پر شرعی عدالت سے رجوع کرسکتی ہوں اور جزا کی طالب ہوسکتی ہوں؟

ج:...... اگر وہ سابقہ تہمت لگا کر آپ کو طلاق دے تو آپ عدالت سے رجوع کرسکتی ہیں، ورنہ بہرحال شوہر کو طلاق دینے کا حق ہے۔

قرآن میں چودھویں صدی کا ذکر نہیں

شہناز شاہد و عروج فاطمہ، کراچی

س:...... قرآن شریف میں ۱۴ ویں صدی کے بارے میں درج ہے، لیکن اس کے بعد کی صدی کا کہیں ذکر نہیں، کیا ۱۵ ویں صدی میں قیامت آئے گی، قیامت کے آنے سے قبل تین اہم نشانیاں کیا ہوں گی؟ حجرِ اسود کیا مکمل طور پر سیاہ ہوجائے گا؟

ج:...... آپ کا یہ سوال لاعلمی پر موقوف ہے، کیونکہ قرآن کریم میں کہیں چودھویں صدی کا تذکرہ نہیں ہے۔ قیامت کے قرب کی علامات میں سے یہ ہے کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا، دابۃ الارض نکلے گا یعنی زمین سے ایک جانور نکلے گا جو انسانوں سے باتیں کرے گا پھر آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف جمع کرے گی، جب یہ علامات ظاہر ہوجائیں تو قیامت قائم ہونے کی مثال اس حاملہ اور گابھن کی ہوگی جو پورے دنوں کی ہو کہ کب بچہ دے دے یعنی پھر نہیں معلوم ہوگا کہ صبح کو آجائے یا شام کو۔

سابقہ شوہر سے دوبارہ نکاح کی صورت

عبداللہ، کراچی

س:...... مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت کو اگر اپنے شوہر سے طلاق مل جائے اور چھ سات سال گزر جانے کے بعد وہ عورت بچوں کی خاطر دوبارہ اسی مرد سے نکاح کرلے تو کیا یہ نکاح ہوجائے گا؟ اور اگر نہیں ہوگا تو نکاح پڑھانے والے مولوی صاحب کے لئے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ اور دوسرا یہ کہ عورت کے گھر والے عورت کو نہ جانے دیں، پھر کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد عورت دوبارہ اپنی مرضی سے اسی شوہر کے گھر میں چلی جائے جبکہ اپنے شوہر سے ازدواجی تعلقات نہ رکھے، لیکن ان دونوں کا ایک گھر میں رہنا اور آمنا سامنا بھی ہونا کیسا ہے؟ کیا دوسری بار نکاح سے دوبارہ وہ میاں بیوی ہیں یا ایک دوسرے کے لئے غیرمحرم؟

ج:...... اگر اس خاتون کے شوہر نے اس کو تین طلاقیں دی تھیں، تو چاہے درمیان میں کتنے سال ہی کیوں نہ گزر جائیں، جب تک حلالہ شرعی نہ ہو وہ دوبارہ اس کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتی اور وہ اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ اگر نکاح یا بغیر نکاح کے وہ دونوں بحیثیت میاں بیوی رہیں گے تو زنا کاری ہوگی۔ الغرض اگر ان دونوں کو بحیثیت میاں بیوی رہنا ہو تو وہ حلالہ شرعی کرلیں پھر آپس میں نکاح کرلیں۔

۲:...... جب وہ ایک دوسرے کے لئے غیر ہوگئے تو اب ان کو ایک مکان میں بلا حجاب رہنا بھی نہیں چاہئے، اس لئے کہ اس کا شدید امکان ہے کہ شیطان ان دونوں کو پرانے تعلق کی بنا پر ورغلا کر گناہ میں نہ مبتلا کردے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوة
مجلس

مجلسِ ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ — ۱۵تا۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۳تا۳۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء — شمارہ:۴۰

اس شمارے میں!

کراچی میں حالیہ دہشت گردی!	۵	اداریہ
عذاب الٰہی کے اسباب	۷	شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق مدظلہ
قومیں کیوں ہلاک ہوتی ہیں؟	۱۰	مولانا سید جلال الدین عمری
نیک وصالح خاتون کے اوصاف	۱۵	سیف اللہ سومرو
آب زمزم سے شفایاب ہونے والے...	۱۹	مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی
مرزائیت کا غلیظ و مکروہ چہرہ	۲۳	مولانا ابوسجاد صدیق احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
معاون مدیر
عبداللطیف طاہر
قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا
تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

صحابہ کرامؓ کے زہد کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

عظمت وجلالِ الٰہی

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دے دوں، پس تم مجھ سے ہدایت مانگو، میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اور تم سب فقیر ہو، سوائے اس کے جس کو میں غنی کر دوں، پس تم مجھ سے اپنے رزق مانگو۔ اور تم سب گنہگار ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں عافیت میں رکھوں، پس تم میں سے جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ میں بخشش دینے پر قدرت رکھتا ہوں، پس وہ مجھ سے بخشش مانگے تو میں اس کو بخش دوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا! اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندے اور مردے، تر اور خشک سب مل کر میرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی دل والے بندے پر جمع ہوجائیں (یعنی سب اس جیسے بن جائیں) تو یہ چیز میرے ملک میں ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی اضافہ نہیں کرے گی! اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندے اور مردے، تر اور خشک سب مل کر میرے بندوں میں سے سب سے بدبخت دل والے بندے پر جمع ہوجائیں (یعنی اس جیسے بن جائیں) تو یہ چیز میری سلطنت میں ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی کمی نہیں کرے گی! اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندے اور مردے، تر اور خشک سب کے سب ایک میدان میں جمع ہوجائیں، پھر تم میں سے ہر شخص وہ سب کچھ مانگ لے جہاں تک اس کی تمنا پرواز کرسکتی ہے، اور میں ہر شخص کو وہ سب کچھ دے دوں جو اس نے مانگا ہو، تو اس سے میری سلطنت (کے خزانوں) میں ذرا بھی کمی نہیں ہوگی، جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر پر جائے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکالے (کہ اس سوئی کو لگنے والے پانی سے بحرِ محیط میں کیا کمی واقع ہوتی ہے؟) اس کی وجہ یہ ہے کہ میں جواد (سخی) ہوں، غنیٔ مطلق ہوں، بہت ہی وسعت سے عطا کرنے والا ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میری عطا صرف حکم دینا ہے، اور میرا عذاب صرف حکم دینا ہے، (یعنی اسباب و وسائل کا محتاج نہیں ہوں) میرا کام تو بس یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں اور اس سے کہہ دیتا ہوں کہ: ''ہوجا!'' بس وہ ہوجاتی ہے۔''

(ترمذی، ج:۲، ص:۷۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح مسلم (کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم) میں مزید اضافوں کے ساتھ مروی ہے، تتمیم فائدہ کے لئے اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے:

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من جملہ ان احادیث کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ: (حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ) اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اُوپر بھی حرام قرار دیا ہے (یعنی میں ظلم سے پاک ہوں) پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں نے ہدایت دے دی، پس تم مجھ سے ہدایت مانگو، میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں پہناؤں، پس تم مجھ سے پہننے کے لئے مانگو، میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! بے شک تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش سکتا ہوں، پس تم مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ، اور ہرگز میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب کسی ایسے شخص کے دل پر جمع ہوجائیں جو سب سے زیادہ متقی ہو (اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مطلب یہ ہے کہ اگر بفرضِ محال دُنیا بھر کے اگلے اور پچھلے انسان اور جنات سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نیک ہوجائیں) تو (تمہاری یہ پارسائی) میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جنات سب سے بدبخت (یعنی ابلیسِ لعین) کے دل پر ہوجائیں (یعنی فرض کرو کہ ساری دُنیا اوّل سے آخر تک ابلیسِ لعین جیسی بھی بن جائے) تب بھی یہ چیز میری سلطنت میں ذرا بھی کمی نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوجائیں، پھر مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر شخص کو اس کی مانگ کے مطابق دیتا جاؤں تو یہ چیز میرے پاس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں کرے گی، مگر جیسا کہ سوئی سمندر میں ڈال کر نکال لی جائے، وہ سمندر میں کیا کمی کرسکتی ہے؟ اے میرے بندو! (آخرت میں تم کو جو جزا وسزا ملے گی) یہ تو بس تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تم پر محفوظ رکھتا ہوں، پھر وہ تم کو پورے پورے دوں گا، پس جو خیر اور اچھائی پائے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے (کہ اس پاک ذات نے محض اپنے لطف وعنایت سے اعمالِ صالحہ کی توفیق ارزانی فرمائی)، اور جو شخص اس کے سوا پائے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے (کہ اس نے اپنے سوءِ اختیار سے اعمالِ بد کا راستہ اختیار کیا)۔ راویٔ حدیث امام سعید (بن عبدالعزیز التنوخی المتوفی ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں کہ: حضرت ابو اِدریس خولانی (المتوفی ۸۰ھ) جب اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو (عظمت وجلالِ الٰہی کے غلبے کی وجہ سے) گھٹنے ٹیک دیتے تھے۔''

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۱۹، مشکوٰۃ، ص:۲۰۳)

(جاری ہے)

اداریہ

کراچی میں حالیہ دہشت گردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

گزشتہ دنوں ایک بار پھر اہل کراچی کو ٹارگٹ کلنگ اور دہشت گردی کی وارداتوں نے شدید رنج وغم میں مبتلا کردیا اور سفاک قاتلوں نے معصوم اور بے گناہوں کو پیوند خاک کردیا۔ پہلے المناک سانحہ میں جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کے استاذ حدیث مولانا محمد امین کو چار موٹر سائیکل سواروں نے اندھا دھند فائرنگ کرکے شہید کردیا اور فرار ہونے میں بآسانی کامیاب ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ روزنامہ اسلام کراچی میں اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ فرمائیں:

”کراچی (اسٹاف رپورٹر) سائٹ نورس چورنگی کے قریب جامعہ بنوریہ کے استاذ اور اہلسنت والجماعت کے سابق جنرل سیکریٹری مولانا محمد امین قاتلانہ حملے میں شہید ہوگئے، سائٹ اے سیکشن تھانے کی حدود میں مین منگھوپیر روڈ نورس چورنگی کے قریب دو موٹر سائیکلوں پر سوار ۴ ملزمان نے پراڈو جیپ نمبر BD-6165 پر اندھا دھند فائرنگ کردی، جس کے نتیجے میں جیپ میں سوار ۵۰ سالہ مولانا محمد امین ولد عبدالرؤف موقع پر ہی شہید ہوگئے، اس دوران فائرنگ کی زد میں آکر راہ گیر خاتون ۴۳ سالہ صائمہ زوجہ جعفر سینے میں گولی لگنے سے زخمی ہوگئی، جبکہ ملزمان بآسانی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لئے عباسی شہید ہسپتال پہنچایا پولیس کے مطابق مقتول سائٹ میں واقع جامعہ بنوریہ العالمیہ کے استاذ اور وہیں کے رہائشی تھے۔ اطلاع ملتے ہی جامعہ بنوریہ کے اساتذہ اور سینکڑوں طلباء ہسپتال پہنچ گئے، اس موقع پر جامعہ بنوریہ کے ترجمان مولانا سیف اللہ ربانی نے اس نمائندے کو بتایا کہ مولانا محمد امین گزشتہ ۱۴ سالوں سے جامعہ بنوریہ میں استاذ اور جامعہ بنوریہ کے مہتمم مفتی نعیم کے قریبی دوستوں میں سے تھے، جبکہ مولانا کا آبائی تعلق پنجاب کے شہر ساہیوال سے تھا، شہید کے ۸ بچے ہیں، عباسی ہسپتال کے میڈیکل لیگل افسر ڈاکٹر ساجد کے مطابق مولانا امین کو انتہائی قریب سے نائن ایم ایم پستول کی ۵ گولیاں ماری گئیں، پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ مولانا محمد امین سنی ایکشن کمیٹی کے رکن اہلسنت والجماعت کے سابق جنرل سیکریٹری کے علاوہ رنچھوڑ لائن جوبلی کے قریب واقع جامع مسجد نور کے خطیب بھی تھے اور کچھ عرصہ قبل ایک تنظیم سے مسجد پر ملکیت کے تنازع پر مولانا امین کو گرفتار کرلیا گیا تھا، ذرائع کا کہنا ہے کہ مولانا امین ضمانت پر رہا ہونے کے بعد دبئی چلے گئے تھے اور حال ہی میں دبئی سے واپس آئے تھے، جامعہ بنوریہ کے ترجمان مولانا سیف اللہ ربانی نے اس نمائندے کو بتایا کہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ایک گروہ جامعہ بنوریہ کے اساتذہ کا تعاقب کررہا ہے، جس پر ہم نے سائٹ ٹاؤن کی پولیس انتظامیہ کو باخبر کردیا تھا، تاہم پولیس کی جانب سے جامعہ کے اساتذہ یا جامعہ کی سیکورٹی کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کئے گئے۔ مولانا امینؒ کی لاش کو ایدھی سرد خانے منتقل کردیا گیا، واضح رہے کہ ۲۳ رجون ۲۰۰۵ء کو جامعہ بنوریہ العالمیہ کے مفتی عتیق الرحمن بھی برنس روڈ پر قاتلانہ حملے میں شہید ہوئے تھے۔“

(روزنامہ اسلام کراچی، ۶ راکتوبر ۲۰۱۰ء)

ظلم و بربریت کے اس اندوہناک واقعہ کے دو روز بعد کلفٹن کے ساحل پر عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار پر خون کی ہولی کھیلی گئی۔ دو دھماکوں میں آٹھ افراد شہید اور ساٹھ کے قریب زخمی ہوئے اور دشمن اپنے منصوبوں اور ارادے میں کامیاب رہا۔ چنانچہ اس واقعہ کی بھی خبر ملاحظہ ہو:

”کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی کے علاقے کلفٹن میں حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار کے احاطے میں ۲ خودکش دھماکوں کے نتیجے میں ۲

بچوں سمیت ۶ افراد جاں بحق اور ۶۵ سے زائد زخمی ہوگئے، زخمیوں میں خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے، جبکہ پولیس نے دونوں مبینہ خودکش حملہ آوروں کے سر تحویل میں لے کر ہسپتال منتقل کر دیئے، واقعہ کے بعد پولیس و رینجرز کی بھاری نفری نے عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار کو گھیرے میں لے کر عام لوگوں کے لئے بند کر دیا۔ بوٹ بیسن تھانے کی حدود میں واقع حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار کے احاطے میں جمعرات کی شام نماز مغرب کے فوراً بعد مزار کے مرکزی دروازے سے ۲ مشکوک نوجوانوں نے زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی جس پر انہیں مزار پر تعینات نجی سیکورٹی کمپنی کے گارڈز نے روکا، جس پر ایک مبینہ خودکش حملہ آور نے خود کو واک تھرو گیٹ سے نکلتے ہی دھماکے سے اڑا لیا جس کے نتیجے میں واک تھرو گیٹ تباہ ہوگیا اور متعدد افراد زخمی ہوگئے، اس اثناء میں دوسرا خودکش حملہ آور مزار کی سیڑھیوں پر پہنچنے میں کامیاب ہوگیا، جہاں سیکورٹی عملے نے اسے روکنے کی کوشش کی تاہم دوسرے حملہ آور نے بھی خود کو دھماکے سے اڑا لیا، دوسرا دھماکا پہلے سے ۱۰ سے ۱۵ سیکنڈ کے بعد کیا گیا جو پہلے دھماکے سے زیادہ شدت کا تھا دوسرے دھماکے کی زد میں مزار سے بھاگنے والے افراد آئے اور دونوں دھماکوں کے نتیجے میں دو کمسن بچوں سمیت ۶ افراد جاں بحق اور ۶۵ سے زائد شدید زخمی ہوگئے، زخمیوں میں خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے، دھماکے کے فوراً بعد امدادی جماعتوں کے رضا کار بڑی تعداد میں مزار پہنچ گئے جبکہ پولیس و رینجرز کی بھاری نفری بھی موقع پر پہنچ گئی اور ہلاک ہونے والوں کی لاشیں جناح جبکہ زخمیوں کو جناح ہسپتال، سول ہسپتال اور ضیاء الدین ہسپتال پہنچایا گیا، دھماکے کے نتیجے میں مزار کے اندر فرش پر دور دور تک خون پھیل گیا اور انسانی اعضاء بکھر گئے مزار کے اطراف دیواروں پر اعضاء کے لوتھڑے چپکے ہوئے تھے دھماکے اتنے شدید تھے کہ اس کی آواز میلوں دور تک سنائی دی اور دھماکے کی آواز سنتے ہی قریبی علاقوں میں رہائش پذیر افراد مزار پر پہنچ گئے، دھماکے کے بعد مزار پر زائرین کے جوتے اور چپلیں پھیلے ہوئے تھے اور لوگ اپنے پیاروں کو ڈھونڈتے رہے، دھماکے کے زخمیوں کی چیخ و پکار پر زخمیوں کو نجی گاڑیوں میں بھی ہسپتال منتقل کیا گیا بعد ازاں پولیس نے جائے وقوع سے ۲ سر، ۴ ٹانگیں، ۴ ہاتھ سمیت دیگر انسانی اعضاء اکٹھے کر کے لیبارٹری پہنچائے۔ ایس پی کلفٹن کا کہنا ہے کہ دونوں سر خودکش حملہ آوروں کے ہیں۔ دھماکوں کے وقت مزار پر زائرین کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۹؍۱۰ اکتوبر ۲۰۱۰ء)

عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ریاست کا اولین فریضہ ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان ایک عرصہ سے یہود و نصاریٰ اور ان کے گماشتوں کے نشانے پر ہے اور وہ اسے غیر مستحکم بلکہ ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ہر قسم کی دہشت گردی اہل پاکستان پر مسلط کردی گئی ہے۔ ڈرون حملے ہوں یا سرحدی خلاف ورزی یا آئے روز مختلف شہروں میں دہشت گردی کی وارداتیں، یہ سب نہایت منصوبہ بندی اور اسکیم کے تحت وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کو آپس میں دست و گریباں کرنے کے ایجنڈے پر بھی خوب محنت کی جاتی ہے۔ اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے فرقہ واریت کی چنگاری کو ہوا دی جارہی ہے۔ افراتفری اور بے چینی کے اس موقع پر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے تاثرات ہمارے دل کی آواز ہے:

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی اور نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی مفتی محمد تقی عثمانی نے کہا ہے کہ مولانا محمد امین کے بہیمانہ قتل اور اس کے فوراً بعد عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر دھماکے اس قدر غیر انسانی فعل ہیں جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ بے گناہ مسلمانوں اور علماء کرام کو نشانہ بنانا اور اولیاء کرام کے مزارات کی بے حرمتی کرنے والے ملک میں فرقہ واریت، بدامنی اور بے چینی کی آگ بھڑکا کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افسوس ہے کہ حکومت اس قسم کے جرائم کے ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں بری طرح ناکام ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر تمام محب وطن اور ملک و ملت کا درد رکھنے والے ہر طبقہ خیال اور ہر مکتب فکر کے مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے اتحاد اور نظم و ضبط کے ذریعے دشمنوں کی اس سازش کو ناکام بنائیں۔ اگر مسلمان اس فتنے کے مقابلے کے لئے متحد ہو جائیں تو یہ شر انگیز کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔'' (روزنامہ اسلام کراچی ۹؍۱۰ اکتوبر ۲۰۱۰ء)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

عذاب الٰہی اور اس کے اسباب!

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ • واعلموا ان اللہ شدید العقاب۔“ (انفال آیت۲۵)

ترجمہ ”اور بچتے رہو اس فساد سے کہ نہیں پڑے گا تم میں سے خاص ظالموں ہی پر اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان والوں کو ایک ایسے عذاب سے بچنے کا حکم کیا ہے جو صرف مجرموں کو نہیں پہنچتا بلکہ مجرم اور غیر مجرم دونوں کو پہنچتا ہے۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دو قسم پر ہے۔ ایک خاص جو کہ صرف مجرموں کو پہنچتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے اختیار میں ہے کہ اس دنیا میں ڈھیل دے کر آخرت میں دے اور دوسرا عذاب عام جو کہ اس دنیا میں مجرم اور غیر مجرم سب پر آتا ہے۔ اس عذاب عامہ کے اسباب کیا ہیں؟۔

۱...... ترک دعوت

قوم نیکی کی دعوت دینا ترک کر دے یعنی برائی دیکھ کر اس کو ناگواری نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان“

ترجمہ: ”جو تم میں سے برائی دیکھے وہ ہاتھ سے روک دے (جو کہ ارباب اختیار کا ذمہ ہے) اگر یہ طاقت نہ رکھے تو زبان سے روک دے (جو کہ داعی الی اللہ کا ذمہ ہے) اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم دل سے برا جانے اور اس کا دل برائی محسوس کرے۔“

مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶ پر حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا فلاں بستی کو الٹ دو۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ ”اے اللہ! اس میں ایک نیک آدمی بھی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو بھی الٹ دو کہ میرا حکم توڑا جاتا تھا اور اس کے ماتھے پر بل بھی نہیں آتا تھا۔“ مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۹ پر ہے کہ ایسے ہی ایک جماعت بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لئے اٹھی تو اس جماعت کو شہر سمیت دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اس شہر میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو کہ اس جرم میں شریک نہ تھے تو فرمایا کہ: ”یبعثون علیٰ نیاتھم“ کہ آخرت میں اپنی اپنی نیت پر اٹھائے جائیں گے۔

۲...... ترک جہاد

عذاب عامہ کا دوسرا سبب ترک جہاد ہے کہ جب قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دے گی۔ کفار غلبہ کر کے مسلمانوں پر یلغار کر دیں گے جس سے عورتیں اور معصوم بچے بھی ہلاک ہو جائیں گے۔

۳...... توہین شعائر اللہ

عذاب عامہ کا تیسرا سبب توہین شعائر اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کی توہین نہ کرو۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے دین کی علامتیں جانی جاتی ہیں ان کی توہین نہ کرو۔ اس میں توہین خدا، توہین رسول خدا، توہین کعبۃ اللہ، توہین مساجد، توہین قرآن کریم، توہین دینی مدارس، توہین اولیاء کرام سب شامل ہو گئے کہ جب ان شعائر کی توہین ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب عامہ نازل ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب“ جو میرے ولیوں سے دشمنی کرتا ہے اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔

۴...... سود خوری

عذاب عامہ کا چوتھا سبب سود خوری ہے۔ جو قوم سود دینے اور لینے میں مشغول ہو جائے اور باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ“ تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے، اس کے رسول سے۔ (بقرۃ آیت ۲۷۹)

۵...... ظلم کرنا

عذاب عامہ کا پانچواں سبب ظلم ہے۔ ظلم خواہ کسی نوعیت کا ہو۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ مظلوم کی بد دعا سے بچو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اتقوا دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہ و بین اللہ حجاب“

ظلم کی اقسام جو ہمارے ملک میں عام ہیں:

۱...... نظام اسلام کا مطالبہ کرنے والوں کو

دہشت گرد قرار دے کر مارنا۔

۲..... دہشت گردوں کے مارنے کیلئے صرف دہشت گرد کو نہیں بلکہ بمباری کر کے معصوم مخلوق کو مارنا۔

۳..... کافروں کو ڈرون حملہ کی اجازت دے کر بے گناہ لوگوں کو ہلاک کرنا۔

۴..... اقتدار سے ناجائز فائدہ حاصل کر کے اپنے مخالف بے گناہوں کو مارنا۔

۵..... برائے تاوان اغوا کر کے تکلیف پہنچانا یا مار دینا۔

۶..... جھوٹے مقدمہ بنا کر بے گناہوں کو پابند سلاسل کرنا۔

۷..... رشوت لے کر عدالتوں سے بے گناہوں کو سزا دینا اور مجرم کو چھوڑ دینا۔

۸..... قاتلوں کو اسلامی سزا یعنی قصاص میں قتل نہ کرنا۔

۹..... قومی ذمہ داری بغیر رشوت پوری نہ کرنا یعنی جو قومی خدمت پر مامور تنخواہ دار ملازم ہیں وہ عوام کا کام رشوت لئے بغیر نہیں کرتے۔

۱۰..... جرائم عامہ زنا، چوری، ڈاکہ، فحش کاری فحش گانے، شراب خوری عام ہو جائے تو یہ بھی قوم پر ظلم ہے۔

۱۱..... نااہل کو حکومت دینا بھی قوم پر ظلم ہے۔

۱۲..... طاقت کے زور پر دوسرے کی آزادئ رائے کو کچل دینا۔

۱۳..... زمیندار، کارخانہ دار، سرمایہ دار کا غریبوں کا خون پینا اور ان کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھانا اور پوری مزدوری نہ دینا بھی ظلم کی نوع میں داخل ہے۔

۱۴..... تنخواہ پوری لینا اور کام ادھورا کرنا بھی ظلم ہے۔

۱۵..... ذخیرہ اندوزی، سرمایہ داروں کا ذخیرہ اندوزی کرنا اور مخلوق کو قحط میں مبتلا کر کے گراں فروشی کرنا۔

۱۶..... امانت میں خیانت کرنا اور حق والے کو حق نہ دینا۔

۱۷..... بم دھماکوں، خودکش حملوں کے ذریعے معصوم عوام کو مارنا۔

۱۸..... محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان جنہوں نے ایک اسلامی ملک کو ایٹمی طاقت بنانے میں اہم کردار ادا کیا انہیں پابند سلاسل کرنا۔

جب من حیث القوم ان جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اکثریت ان جرائم میں ملوث ہے۔ ان جمہوری جرائم کا ارتکاب متقاضی ہے کہ ساری قوم کو عذاب دے کر ختم کر دیا جائے۔ جیسا کہ قوم عاد، ثمود، قوم نوح اور آل فرعون۔ لیکن اس میں رکاوٹ وہ صرف دعائے رحمۃ للعالمین ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی کہ اے اللہ ساری امت کو تباہ نہ کر دینا۔ جیسا کہ پہلی امتیں تباہ کر دی گئیں۔ اس بناء پر عذاب عامہ کی دو قسم ہو گئیں۔ ایک استیصالی کہ جس سے تمام قوم کو جڑ سے اکھیڑ دیا جاتا ہے جو پہلی قوموں پر آیا۔ دوسرا عذاب غیر استیصالی جو وقت پر تنبیہ کرنے کے لئے کبھی کہیں کبھی کہیں آئے گا۔ کبھی سرحد میں آئے گا تو کبھی بلوچستان میں۔ کبھی کراچی سندھ میں آئے گا تو کبھی پنجاب میں آئے گا۔ چونکہ یہ امت آخری امت ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک رکھنا ہے۔ اس لئے اس پر عذاب عامہ استیصالی نہیں آئے گا۔ بلکہ جھنجھوڑنے کے لئے جزوی طور پر آتا رہے گا۔ تا کہ قوم عبرت حاصل کر کے توبہ استغفار کی طرف متوجہ ہو۔ اب یہ وقت حاکموں کو گالیاں دینے کا نہیں۔ بلکہ ہر شخص خود احتسابی کرے کہ جو ظلم کرتا ہے اس کو ترک کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کلکم راع وکل مسؤل عن رعیتہ “تم میں سے ہر ایک بادشاہ ہے اور ہر ایک سے اپنی رعیت کا سوال کیا جائے گا کہ تم اپنی رعایا پر ظلم تو نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو معاف نہ فرمائیں گے۔ اگرچہ کسی جانور پر بھی کیوں نہ کیا ہو۔ چہ جائیکہ انسان، انسان پر ظلم کرے۔ اب واحد راستہ یہی ہے کہ ان جرائم سے من حیث القوم توبہ کی جائے اور ملک میں اللہ تعالیٰ کا قانون جاری کیا جائے۔ پارلیمنٹ وہ فیصلے نہ کرے جو احکام الٰہی کے خلاف ہوں۔

عذاب عامہ کی قسمیں

”فکلا اخذنا بذنبہ فمنھم من ارسلنا علیہ حاصبا ● ومنھم من اخذتہ الصیحۃ ومنھم من خسفنا بہ الارض ومنھم من اغرقنا ● وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون۔“

ترجمہ:..... ”پھر سب کو پکڑا ہم نے اپنے اپنے گناہ پر۔ پھر کوئی تھا کہ ہم نے اس پر بھیجا پتھراؤ ہوا سے اور کوئی تھا کہ اس کو پکڑا چنگھاڑ نے۔ پھر کوئی تھا کہ اس کو دھنسا دیا ہم نے زمین میں، اور کوئی تھا کہ اس کو ڈبو دیا ہم نے اور ایسا نہ تھا کہ اللہ ان پر ظلم کرے۔ پر تھے وہ ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے۔“ (عنکبوت آیت ۴۰)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ”عذاب کبھی اوپر سے آتا ہے اور کبھی نیچے سے آتا ہے اور کبھی تمہاری آپس میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔“

حدیث قدسی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں جس سے چاہتا ہوں بادشاہی لے لیتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں بادشاہی دے دیتا ہوں۔ جب میں ناراض ہوتا ہوں تو ظالم

بادشاہ مسلط کر دیتا ہوں۔ لہٰذا بادشاہوں کو گالیاں نہ دیا کرو۔ بلکہ مجھ سے معافی مانگا کرو۔ اس لئے قوم کو چاہئے کہ من حیث القوم اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگے۔

عذاب عامہ کے اوقات

''افامن اھل القریٰ ان یاتیھم باسنا بیاتا وھم نائمون ● او امن اھل القریٰ ان یاتیھم باسنا ضحیً وھم یلعبون ● افامنوا مکر اللہ ● فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخسرون''

ترجمہ...... اب کیا بے ڈر ہیں بستیوں والے اس سے کہ آپہنچے ان پر آفت ہماری راتوں رات جب وہ سوئے ہوں، یا بے ڈر ہیں بستیوں والے اس سے کہ آپہنچے ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے جب کھیلتے ہوں، کیا بے ڈر ہوگئے اللہ کی تدبیر سے۔ پس نہیں بے ڈر ہوئے اللہ کی تدبیر سے مگر خرابی میں پڑنے والے۔ (اعراف)

عذاب کبھی سونے کے وقت میں آتا ہے اور عذاب کبھی عیش وعشرت کے وقت میں آتا ہے۔

عذاب عامہ سے بچنے کا طریقہ

خلاصہ یہ ہے کہ عذاب عامہ سے بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی مانگی جائے۔ جن جرائم کو عذاب عامہ کا سبب بتایا گیا ہے۔ ان سے توبہ کی جائے۔ ذرائع ابلاغ، گانے، ڈرامے ختم کر کے انسانی ہمدردی کا سبق جو قرآن و حدیث میں آیا ہے لیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا ہے اس کو سنا جائے۔ تاکہ دنیا پر واضح ہو کہ اسلام انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ قوم کا مزاج مغرب کی بجائے اسلام کی طرف موڑا جائے اور اسلامی اخلاق، اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعے نشر کریں۔ جرائم کبیرہ چوری، ڈاکہ، دہشت گردی، قتل، زنا بددیانتی، آبروریزی جیسے جرائم کی برائی نشر کی جائے۔ تمام قوانین سے اسلام کے قانون کی برتری بیان کی جائے۔

آخری تنبیہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائی ہے اس کو نشر کیا جائے ''الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ'' کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ لوگوں کے دل ڈر جائیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے۔ (حدید آیت ۱۹)

سیلاب کی تباہ کاریاں، زلزلہ کی تباہ کاریاں ابھی قوم کو جھنجھوڑ نہیں رہیں؟ کہ وہ سیلاب زدگان کو نشہ والا کھانا کھلا کر لوٹیں نہیں۔ سیلاب سے نکالنے کے بہانے سامان ٹرالہ پر ڈال کر لے جائیں۔ سیلاب کی امدادی رقم میں خیانت کریں۔ مال تھوڑا دیں اور دستخط زیادہ کے لیں۔ دیا ہوا سامان چھپا کر رکھ لیں۔ اس کے بدلہ میں ردی سامان متاثرین کو دیں۔ کیا ابھی خوف کھانے کا وقت نہیں آیا؟ کیا اور کسی آفت کا انتظار ہے؟۔

یہ اخلاق تب آئیں گے جبکہ بادشاہ اپنے اخلاق بدلیں گے۔ الناس علی دین ملوکھم! اس لئے حکومت اور رعایا سب کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔

☆☆..........☆☆

ظلم اور ظالم کی اعانت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مظلوم کی بددعا جو ظالم کے حق میں ہو بادلوں کے اوپر اٹھالی جاتی ہے، آسمانوں کے دروازے اس دعا کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں تیری امداد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ تاخیر ہو۔'' (مسند احمد، ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو، یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔ (حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قسم ہے مجھ کو اپنے عزت وجلال کی، میں جلد یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا۔ (ابوالشیخ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ امرا کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں، ان کا انجام سخت خراب ہوگا، نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا اور نہ وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے، خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔ (اہل سنن)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو مفلس کیسا ہوتا ہے؟ پھر فرمایا: ''مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا، بس اس کی سب نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان حق داروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (بہشتی زیور)

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

نیک وصالح خاتون کے اوصاف

سیف اللہ سومرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتادوں؟ وہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر پر فریفتہ، زیادہ بچے جننے والی، جب وہ غصہ ہوجائے یا اسے کچھ برا بھلا کہہ دیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہوجائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے) کہے: میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک کہ تم خوش نہ ہو جاؤ۔ (ترغیب والترہیب)

اس حدیث پاک میں جنتی عورت کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ جنت میں جانے والی یہ عورت ہے، جس میں یہ اوصاف پائے جائیں۔ بہت زیادہ شوہر سے محبت کرنے والی، شوہر پر فریفتہ کہ ذرا سی ناراضگی سے اس کا چین وسکون ختم ہوجائے، محبت وچین کا تعلق اس کے شوہر سے وابستہ ہوا سے ناراض چھوڑ کر الگ بیٹھنے والی نہ ہو۔ فریفتگی اور محبت کا یہ فائدہ ہوگا کہ دوسرے کی جانب اس کا خیال اور دھیان نہ جائے گا اور غایت محبت کی وجہ سے شوہر کی جانب سے کڑوی بات بھی میٹھی ہوجاتی ہے، محبوب کی تکلیف محبت کی وجہ سے نہیں ہوتی، جس سے گھر کا نظام بحسن وخوبی چلتا ہے اور ہر ایک کو گھریلو سکون ملتا ہے، جس کا فقدان ہے کہ معمولی بات بھی آپس میں محبت نہ ہونے کی وجہ سے دل میں چبھ جاتی ہے۔

عورت جب عشق وفریفتگی کا برتاؤ کرے گی تو سخت مزاج مرد بھی متاثر ہوکر اسے دل میں جگہ دے دے گا، اور وہ بھی محبت کی بنا پر مناسب امور کو برداشت کرتا رہے گا اور ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے محبت کی بنیاد پر صرف نظر کرتا رہے گا اور گھریلو نظام اچھی طرح چلتا رہے گا۔

زیادہ بچے جننے والی عورت قابل تعریف اور اللہ ورسولؐ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ اسی لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو۔ شادی کا اہم ترین مقصد سلسلہ نسل باقی رکھنا ہے اور امت کے افراد کا زیادہ سے زیادہ ہونا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بچے نہیں چاہتے یا کم سے کم چاہتے ہیں تاکہ عیش وآرام ملے اور پرورش کی مشقت سے بچے رہیں، یہ خدا اور رسول کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ ہاں مرض اور بیماری پیش نظر ہو تو دوسری بات ہے۔ عموماً اہل یورپ کا مزاج ہے کہ وہ بچے بالکل نہیں چاہتے یا ایک دو سے زیادہ نہیں چاہتے، تاکہ ان کے عیش وآرام میں خلل نہ ہو، سیر وسیاحت میں آزاد رہیں، اللہ کی پناہ! اولاد اور اس کی کثرت بڑی نعمت اور ثواب کی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو، میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔ امت کی کثرت آپ کے لئے قیامت میں فخر کی بات ہے۔ رہی بات بچوں کی کثرت، غربت کا سبب ہے، سو یہ غلط ہے۔ بچے اچھے ہوں گے ان کی تعلیم و تربیت اچھی ہوگی لائق اور سنجیدہ ہوں گے تو یہ خوشحال اور مالداری کا باعث ہیں، پریشانی اور مصیبت تو غلط تعلیم وتربیت کے ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ یہ بچے اور اولاد والدین کے حق میں دین و دنیا کی بھلائی کا باعث اور صدقہ جاریہ ہوتے ہیں اور ہر اعتبار سے خیر کا باعث ہیں، ماں کو دودھ پلانے کا بھی بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ اللہ کے راستہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیدار کو ثواب ملتا ہے اور جب اس کو دردزہ ہوتا ہے تو اس کے لئے (جنت میں) جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہوتا ہے، اسے آسمان و زمین کے فرشتے بھی نہیں جانتے اور پیدائش کے بعد جو بچہ ایک گھونٹ بھی دودھ پیتا ہے یا چوستا ہے، اس پر ایک نیکی ملتی ہے۔ اگر بچہ کے سبب سے رات میں جاگنا پڑ جائے تو راہ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (کنزالعمال)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورت حمل سے لے کر بچہ اور دودھ چھڑانے تک ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والی، اگر اسی درمیان انتقال ہوجائے تو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (کنزالعمال)

اس حدیث پاک میں جنتی عورت کا ایک نہایت ہی اہم وصف و علامت بیان کی گئی ہے کہ وہ شوہر کی محبت بلکہ عشق میں سرشار ہوکر شوہر کی ذرا سی ناراضگی برداشت نہ کرسکے۔ اگر کسی بنیاد پر شوہر ناراض یا غصہ ہوجائے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر غایت درجہ محبت و تعلق کا اظہار کرے کہ جب تک آپ راضی نہ ہوں گے خوش نہ ہوں گے میں ایک پل بھر نہ سوؤں گی۔

اللہ اکبر! کیا شان ہے آرام محبت و عشق کی کیا آج کل کی ماڈرن عورتیں ایسا کرسکتی ہیں؟ اگر شوہر ناراض ہو اور اس کا ناراض ہونا حق بجانب ہو تو بیگم صاحبہ پوچھیں گی بھی نہیں مزے سے بے خبر سو جائیں گی۔ اگر آج یہ وصف عورت میں پیدا ہوجائے تو گھر جنت کا نشان بن جائے شوہر کیسا ہی بدمزاج سخت مزاج کیوں نہ ہو بیوی کی غایت محبت سے اس کی محبت وقدر دل میں بیٹھ جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو جنتی عورت نہ بتادوں؟ جو خوب محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی شوہر کے پاس کثرت سے آنے والی کہ اگر اسے تکلیف دی جائے تو شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہے: میں پل بھر نہ سوؤں گی جب تک تم راضی نہ ہوجاؤ گے۔ (کتاب عشرۃ النساء)

گویا اس بات کی تعلیم ہے کہ شوہر ناراض نہ رہے اپنی جانب سے اسے ناراض رہنے یا رکھنے کی شکل نہ پیدا کی جائے کہ اس کی رضا جنت ہے۔

نیکی میں شوہر کی اعانت کرنے والی:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ کون سا مال نفع بخش ہے تاکہ اسے اختیار کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے نفع بخش چیز یہ ہے کہ اسے ذکر والی زبان شکر کرنے والا دل اور ایسی ایماندار بیوی ہو جو اس کے دین پر مدد کرنے والی ہو۔

(ترمذی ابن ماجہ مشکوٰۃ)

نیک عورت کون ہے؟

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن بندے نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو نیک و صالح بیوی سے بڑھ کر ہو وہ یہ ہے کہ اگر شوہر کوئی بات کہے تو اسے پورا کرے اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم دے تو اسے پوری کرے اگر وہ کہیں باہر جائے تو اپنی جان اور مال کے بارے میں خیر کا معاملہ کرے۔ (ابن ماجہ مشکوٰۃ)

جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو اپنے ناموس وعزت کی حفاظت کرتی ہو اور شوہر کی اطاعت کرتی ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔ (ابن حبان ترغیب)

عورتوں کے لئے کتنی بڑی فضیلت اور مرتبہ کی بات ہے کہ جنت میں داخل ہونے کا کس قدر آسان نسخہ ہے عام طور پر عورتیں نماز میں کوتاہی کرتی ہیں پڑھتی نہیں یا چھوڑ دیتی ہیں یا سستی سے وقت گزرنے کے بعد پڑھتی ہیں سو نماز کی پابندی کرلو شوہر کی خدمت کرلو مزے سے جنت میں چلی جاؤ۔ شریعت نے عورتوں سے بہت کم اور آسان عمل پر جنت کا وعدہ کیا ہے مردوں کے مقابلہ میں ان سے کم عمل کا مطالبہ ہے عورتوں کا جنت میں جانا آسان ہے گناہوں سے بچی رہیں نماز کو نہ چھوڑیں شوہروں کی خدمت اور اطاعت سے خوش رکھیں بس جنت کا ٹکٹ پالیں جس دروازے سے چاہیں چلی جائیں۔

کون سی عورت خوش نصیب ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا گیا کہ کون سی عورت بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت شوہر اسے دیکھے تو اسے خوش کردے جب کوئی کام کہے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اس کی مرضی کے خلاف مال نہ خرچ کرے۔ (مشکوٰۃ بیہقی)

صالح اور نیک عورتیں جنت میں پہلے جائیں گی:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! یاد رکھو جو تم میں سے نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گی (پھر جب ان کے شوہر آویں گے) وہ غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کردی جائیں گی سرخ اور زرد رنگ کی خوبصورت سواریوں پر اور ان کے ساتھ بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی۔ (ابوالشیخ کنزالعمال)

نیک عورت نصف دین ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ پاک نے نیک عورت سے نوازدیا گویا کہ اللہ نے اس کو آدھے دین سے مدد کردی اور اسے چاہئے باقی نصف دین کے بارے میں خوف خدا اختیار کرتا رہے (یعنی اسے بھی حاصل کرے)۔ (کنزالعمال)

نیک عورت اہم ترین دولت:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! شکر گزار دل ذکر کرنے

والی زبان' نیک بیوی' جو تمہارے دین اور دنیا کے معاملہ میں مددگار ہو ان سب سے بہتر ہے' جسے لوگ حاصل کرتے ہیں (یعنی مال وغیرہ سے)۔

بہترین عورت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پاک دامن اور محبت کرنے والی ہو' اپنے ناموس اور عزت کی حفاظت کرنے والی اور شوہر سے غایت درجہ محبت یعنی عشق کرنے والی ہو۔ (کنزالعمال)

صالح اور نیک عورتیں بہت کم ہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ عورتوں میں صالح عورتیں اس طرح کم یاب ہیں' جس طرح کوے میں وہ کوا جس کے ایک پر میں سفیدی ہو۔ (مطالب عالیہ)

صالح عورت کا عمل ستر صدیقین کے برابر:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن (صالح) عورت کا عمل ستر صدیقین کے عمل کے برابر اور فاجرہ عورت کی بدعملی ہزاروں فاجروں کی بدعملی کی طرح ہے (بزار کشف الاستار)

جنت کے آٹھوں دروازے کس کے لئے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت خدا سے (گناہ کے بارے میں ڈرے اور گناہ نہ کرے) اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرے' اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جائے گا: جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

نوشیرواں کا عدل

نوشیرواں اپنی بادشاہت کے ابتدائی زمانے میں جب تک عدالت میں مشہور نہ ہوا تھا' نہایت عیش و عشرت میں مشغول تھا اور رعیت کے کاموں میں بالکل لاپرواہ تھا۔ اس کے پڑوس میں ایک امیر تھا جو نہایت سخی جوان مرد اور مہمان نواز تھا۔ ایک دن نوشیرواں سوداگروں کے بھیس میں بطور امتحان اس کے پاس گیا' وہ شخص حسب عادت نہایت تکلف و احترام کے ساتھ اس کو اندر لایا اور بہت خاطر مدارت کی' نوشیرواں نے دیکھا کہ اس کے باغیچے میں نہایت عمدہ پکے ہوئے انگور لگے ہوئے ہیں' اثنائے گفتگو میں نوشیرواں نے کہا: اگر آپ کی فرمائش ہو تو میں کوئی تحفہ اپنے وطن سے بھیجوں' کیونکہ میں ایک سوداگر ہوں۔ اس شخص نے کہا: اگر ممکن ہو تو انگور بھیجئے گا۔ نوشیرواں نے کہا: انگور تو تمہارے ہاں بکثرت اور بہترین قسم کے موجود ہیں' اس نے کہا: ہمارا بادشاہ بڑا ظالم ہے' رعایا کی پرواہ نہیں کرتا' ابھی کسی شخص کو مقرر نہیں کیا ہے کہ لوگوں سے محصول شاہی کے انگور وصول کرے' حالانکہ انگور پک گئے ہیں اور سب لوگ کھا رہے ہیں' مگر میں اس وجہ سے نہیں کھاتا کہ امانت میں خیانت ہے۔ جب تک کہ بادشاہ اپنا حق دسواں حصہ نہ لے لے۔ نوشیرواں رویا اور کہا: وہ ظالم بادشاہ میں ہوں۔ تیری اس قدر دیانت نے مجھے خواب غفلت سے بیدار کردیا۔ پس اس روز سے اس قدر طریقہ عدل اختیار کیا کہ اپنا سب عیش و آرام حرام کردیا اور اس شخص کو محترم و معزز بنایا اور عدل و انصاف کی وہ مثال قائم کی کہ رہتی دنیا اس کو اپنے لئے قابل فخر سمجھتی ہے۔

(مجمع زوائد)

جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے' اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے لوگ جائیں گے' عموماً لوگ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے' بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جانے کی اجازت ہوگی اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں جنت میں چلے جائیں یہ کون سی عورت ہوگی؟ جن میں یہ اوصاف ہوں گے' تقویٰ والی زندگی ہوگی' تمام ناجائز اور شریعت کی منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوں گی' اپنے زیوروں کا حساب اگر نصاب کے برابر ہو تو زکوٰۃ نکالتی ہوں گی' کسی سے لڑتی جھگڑتی نہ ہوگی' لعنت نہ دیتی ہوگی' کوستی نہ ہوگی' احسان نہ جتلاتی ہوگی' اسی طرح بے پردہ بلا برقعہ کے کہیں نہ جاتی ہوگی۔ اجنبی مردوں سے سخت احتیاط کرتی ہوگی' بلا شدید ضرورت کے گھر سے باہر نہ پھرتی ہوگی' رشتہ داروں میں سے کسی سے کینہ اور بغض و عناد نہ رکھتی ہوگی' غیبت کرنے سے بچتی ہوگی' دیور و رشتہ دار و غیر محرم سے پردہ کرتی ہوگی' نہ ٹی وی خود دیکھتی ہوگی اور نہ گھر میں رکھتی ہوگی' سینما' ناچ اور گیت گانے میں شریک نہ ہوتی ہوگی اور بدعات نہ کرتی ہوگی۔ غرض کہ ہر گناہ کبیرہ سے بچتی ہوگی اور اگر کسی وجہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتی ہوگی۔

شوہر کے علاوہ کسی پر نظر اور نگاہ نہ رکھتی ہوگی' سینما اور ٹی وی کے ذریعہ عفت کو برباد نہ کرتی ہوگی' شوہر کی ہر اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں کیا اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہوگی۔ اس میں غفلت' سستی' بہانہ نہ تراشتی ہوگی' مثلاً عادت اور ضرورت کے مطابق وقت پر کام تمام کر دیتی ہوگی' بیماری اور تعب و تھکن کی حالت میں خدمت کرتی ہوگی' مثلاً شوہر کا مزاج معلوم ہو کہ گرم کھانا کھاتے ہیں' گرم پانی سے وضو کرتے ہیں تو اس کے حکم دینے سے قبل اس کا پہلے سے اہتمام رکھتی ہوگی۔ غرض کہ اس کی خوشی اور آرام کو ملحوظ رکھتی ہوگی تو ایسی عورت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

شادی نہ کرنے والی عورتوں اور مردوں پر لعنت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے اسی طرح عورتوں پر خدا کی لعنت ہو جو کہتی ہیں ہم شادی نہیں کریں گی۔ (کنزالعمال)

ایک صحابیؓ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو نکاح کرسکتا ہو پھر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (اتحاف)

عورتوں کے لئے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جہاد کرنے سے مرد تو فضیلت لوٹ کر لے گئے' ہم عورتوں کے لئے بھی کوئی عمل ہے' جس سے جہاد کی فضیلت ہم پاسکیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! گھریلو کام میں تمہارا لگنا یہ جہاد کی فضیلت کے برابر ہے۔ (مطالب عالیہ)

عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم:

حصین بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں' واپس آنے لگیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم شوہر والی ہو؟ کہا: ہاں! تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہر ممکن طریقہ سے خدمت کرتی ہوں' کوئی کوتاہی نہیں کرتی ہاں! مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی رعایت کرو' وہ تمہارے لئے جنت یا جہنم ہیں۔ (ترغیب والترہیب)

شوہر کو خوش رکھنے والی عورت جنت میں جائے گی:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔ (بیہقی)

شوہر کی خدمت اور محبت کرنے والی خدا کو محبوب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ پاک اس عورت کو محبوب رکھتے ہیں جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنے والی' خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو۔ (کنزالعمال)

شوہر کی خدمت صدقہ ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔ (کنزالعمال)

غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو شوہر کو سجدہ کا حکم ہوتا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

قیس بن سعد کی روایت میں ہے کہ جب وہ "حیرہ" (ایک جگہ کا نام) گئے' تو انہوں نے (عیسائیوں) کو دیکھا کہ وہ اپنے 'مرزبان (مذہبی عالم) کو سجدہ کرتے ہیں' تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ تو سجدہ کے زیادہ لائق ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری قبر پر سے گزرو گے تو کیا مجھے سجدہ کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں' آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو' اگر میں سجدہ کا حکم کسی کو دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اللہ نے ان کے لئے ان پر حق رکھا ہے۔

(یعنی اکرام واحترام واطاعت کا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے' فرمایا: ایک اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا تو آپ کے صحابہؓ نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اشجار بہائم سجدہ کرتے ہیں' ہم تو اس سے زیادہ حق دار ہیں۔ آپ نے فرمایا: عبادت اللہ کی کرو' اپنے بھائی کا اکرام کرو' اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مجمع الزوائد)

☆☆..........☆☆

جنت کی خوشبو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر جنگ بدر میں کسی مجبوری کے باعث شامل نہیں ہوسکے تھے، انہیں اس غیر حاضری کا سخت قلق تھا، چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رنج و غم کا اظہار اس طرح کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے افسوس کا مقام ہے کہ میں اور کفر کی پہلی لڑائی میں شامل نہ ہوسکا، اب اگر اللہ تعالیٰ مجھے جہاد کا موقع دے تو میں اپنے دل کے ارمان نکالوں گا، جنگ اُحد میں یہ صاحب شامل تھے، جب کفار کے دو طرفہ اچانک حملے سے اہل اسلام کی صفیں ٹوٹ گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوگئے اور منافقین نے آپ کی شہادت کی جھوٹی افواہ اڑادی تو حضرت انسؓ میدان جنگ میں یوں گویا ہوئے: "اے اللہ! میں مسلمانوں کی غلطی اور کمزوری کی تجھ سے معذرت چاہتا ہوں اور مشرکوں کے ارادوں سے اظہار نفرت کرتا ہوں۔" یہ کہا اور میدان جنگ میں کود پڑے دوسری طرف سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ آرہے تھے۔ حضرت انسؓ نے انہیں کہا: اے سعدؓ! آؤ جنگ میں چلیں۔ خدا کی قسم! مجھے اُحد پہاڑ کے پیچھے سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ حضرت انسؓ نے یہ کہہ کر اس زور کا حملہ کیا کہ مشرکین کی صفیں الٹ دیں اور داد شجاعت دیتے ہوئے خود بھی شہید ہوگئے۔ لڑائی کے بعد جب میدان سے ان کا جسم اٹھایا گیا تو اس پر تیروں، نیزوں اور تلواروں کے اسی سے زیادہ زخم پائے گئے، مشرکوں نے ان کا حلیہ بگاڑ ڈالا تھا کوئی ان کے جسم کو پہچان نہ سکا۔ آخر ان کی بہن نے ایک انگلی پر کسی خاص علامت سے ان کی لاش پہچانی، صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا بیان ہے کہ انسؓ ان لوگوں میں سے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "انہوں نے اللہ سے اپنے عہد کو نبھادیا ہے۔" اللھم جعلنا منھم۔ (آمین)

قومیں کیوں ہلاک ہوتی ہیں؟

جب کوئی فرد یا قوم اس زعم میں مبتلا ہو جائے کہ وہ سب سے بلند و برتر ہے، وہ عقل کل ہے اور سب نادان اور بے وقوف ہیں اور اپنے علم وفن اور اپنی سیاسی، معاشی اور تمدنی ترقی پر اترانے لگے تو اپنی تباہی کو خود دعوت دینے لگتی ہے۔

مولانا سید جلال الدین عمری

انسان اس بات کا محتاج ہے کہ اس پر زندگی کی صراط مستقیم واضح ہو، دنیا کی کامیابی اور آخرت کی فوز وفلاح سے پوری طرح باخبر ہو، تاکہ محض بے خبری اور ناواقفیت کی وجہ سے اسے تباہی اور ہلاکت سے دو چار نہ ہونا پڑے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول اسی لئے آتے ہیں اور دلائل کے ساتھ دنیا اور آخرت کی کامیابی کی راہ اس پر کھول دیتے ہیں۔ جو قوم ان ہدایات کو ٹھکرا دیتی ہے وہ راہِ راست سے بھٹک جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے عذاب کی مستحق قرار پاتی ہے۔ سورۂ قٓ میں ان میں سے بعض کا ذکر ہے:

''ان سے پہلے قوم نوح، کنویں والے، قومِ ثمود، قومِ عاد، فرعون اور لوط کے بھائی بن کے رہنے والے (قوم شعیب) اور تبع کی قوم جھٹلا چکی ہے، ان سب نے رسولوں کی تکذیب کی، پس میری وعید ان پر پوری ہو کر رہی۔'' (قٓ:۱۲،۱۴)

یہی بات سورۂ غافر میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے:

''ان سے پہلے قومِ نوح اور اس کے بعد کتنے ہی گروہوں نے تکذیب کی اور ہر امت (کے اشرار) نے اپنے رسول کو پکڑنے (اور قتل کرنے) کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعہ بحث وتکرار کرنے لگے تاکہ اس کے ذریعہ حق کو دبا دیں، پس میں نے انہیں پکڑ لیا پھر کیسا تھا میرا عذاب۔'' (غافر:۵)

جو قومیں اس طرح ہلاک اور تباہ ہوئیں وہ اپنے زمانہ کی ترقی یافتہ قومیں تھیں، مادی لحاظ سے بامِ عروج پر پہنچی ہوئی تھیں، ان میں سے بعض علم وفن اور صنعت وحرفت میں بڑی نمایاں تھیں۔ انہیں اپنی تہذیب اور کلچر پر بڑا ناز تھا اور وہ خود کو دوسروں سے برتر تصور کرتی تھیں۔ وہ دنیوی معاملات میں بڑی زیرک اور ہوشیار تھیں اور اپنے بھلے بُرے کا فرق اچھی طرح سمجھتی تھیں، لیکن جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی مخالفت کی، ان کی ہدایات کو ٹھکرایا اور اللہ کی نافرمانی اور معصیت پر جمی رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہی اور ہلاکت سے نہ بچا سکی۔ ان کا علم، ان کی ہوشیاری اور ان کی شان وشوکت سب کچھ فنا کے گھاٹ اتر گئی۔ قرآن نے ایک جگہ اس طرح کی قوموں کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

''پھر ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا، ان میں سے بعض وہ تھے جن پر ہم نے کنکر اور پتھر والی آندھی بھیجی، ان میں سے بعض کو ایک ہولناک چیخ نے پکڑ لیا اور بعض وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے غرق کر دیا، اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ ان پر ظلم کرے بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔'' (العنکبوت:۴۰)

آیت کا آغاز ہی چونکانے اور آنکھیں کھول دینے والا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی پکڑا، اس کے گناہوں کی پاداش میں پکڑا، اللہ کی گرفت بلاوجہ نہیں ہوتی۔ جب بھی کسی قوم پر اس کا عذاب آتا ہے تو اس کے اعمالِ بد کے نتیجہ میں آتا ہے۔ اس کے عذاب کی مختلف شکلیں رہی ہیں، قومِ عاد پر جو عذاب آیا، اس کے اظہار کے لئے یہاں لفظ ''حاصب'' آیا ہے، ''حاصب'' اس آندھی کو کہا جاتا ہے جس میں سنگ ریزے ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ آندھی صرف مٹی ہی نہیں اڑا رہی تھی بلکہ اس میں سنگ ریزے بھی شامل تھے۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ اس قوم پر سات رات اور آٹھ دن ایسا سخت طوفان آیا اور اتنی شدید آندھی چلی کہ وہ ڈھیر ہو کر رہ گئی، ہر طرف اس کی لاشیں بکھری پڑی تھیں، کھوکھلے درختوں کی طرح اس آندھی نے اسے اکھاڑ کر پھینک دیا، اس کا کوئی فرد بچ نہ پایا۔ (الحاقہ:۷،۸)

قومِ لوط کے ساتھ بھی یہی ہوا، پوری بستی تہہ وبالا کر کے رکھ دی گئی اور اس پر مسلسل پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ قرآن کہتا ہے کہ یہ قوم عبرت کا ذریعہ بن کر رہ گئی۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والے

اس سے درس عبرت اور نصیحت حاصل کرتے رہیں گے۔ (ہود:۸۲،۸۳، الحجر:۷۳،۷۵، الذاریات:۳۲-۳۷، القمر:۳۴،۳۹)

قوم ثمود ایک بھیانک آواز سے ختم ہوگئی۔ قرآن کا ایک دوسرا بیان ہے کہ اس قوم پر زلزلہ آیا تھا۔ (الاعراف:۷۸) ہوسکتا ہے کہ اس سے ایسی بھیانک آواز نکلی ہو کہ کلیجے شق ہوگئے ہوں۔ اس کا بھی امکان ہے کہ زمین میں بھونچال آیا ہو اور آسمان سے کسی خوفناک آواز یا بجلی کی زبردست کڑک نے اسے موت کی آغوش میں پہنچا دیا ہو، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیسی آواز تھی جس نے ہمیشہ کے لئے اسے حرف غلط کی طرح مٹا دیا اور اس کا کوئی ایک فرد بھی اپنا حال بتانے کے لئے باقی نہ رہا۔

اللہ تعالیٰ کے بعض نافرمان بندے وہ بھی تھے کہ زمین شق ہوئی اور وہ اس میں سما گئے۔ ہامان کے ساتھ یہی ہوا، اس کا تعلق حضرت موسیٰ کی قوم سے تھا لیکن اس نے راستہ فرعون کا اختیار کر رکھا تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام نو سو پچاس برس تک اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلاتے رہے، لیکن صدیوں کی کوشش کے باوجود ان کی قوم نے ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس قوم کی اصلاح سے مایوسی کا اظہار کیا اور اس کی تباہی کی دعا کی اور وہ نذر طوفان ہوکر رہ گئی۔ سورۂ انبیاء میں چند جملوں میں اس کی تصویر کشی اس طرح کی گئی ہے:

"(ابراہیم اور لوط سے) قبل نوح نے پکارا تھا، ہم نے اس کی پکار سنی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی اور ہم نے اس قوم کے مقابلہ میں اس کی حفاظت کی جس نے ہماری آیات کی تکذیب کی۔ بے شک وہ بُرے لوگ تھے، ہم نے ان سب کو غرق کردیا۔"

(الانبیاء:۷۶،۷۷)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، اس کی ہدایت سے بے نیازی اور حضرت موسیٰ کی تکذیب کا یہ نتیجہ نکلا کہ فرعون اور اس کی پوری قوم غرق دریائے نیل ہوگئی۔ ارشاد ہے:

"اور موسیٰ کے واقعہ میں عبرت ہے جب کہ ہم نے اسے کھلی دلیل کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا، اس نے اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ منہ موڑ لیا اور کہا کہ یہ جادوگر یا مجنون ہے، پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا اور وہ مستحق ملامت تھا۔"

(الذاریات:۳۸،۴۰)

سورۂ اعراف میں فرعون اور اس کے لشکر کی تباہی کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے:

"پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کردیا۔ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے بالکل غفلت برتی۔"

(الاعراف:۱۳۶)

اس طرح کی بعض اور قوموں کا بھی قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ قوموں کی اس ہلاکت اور تباہی کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اس کے رسولوں کی دعوت کو ٹھکرانے کے بعد افراد کی بھی اور قوموں کی بھی پوری زندگی کا رخ غلط ہوجاتا ہے اور وہ سینۂ زمین پر بار بن جاتی ہیں۔ ان کے لئے تباہی مقدر ہوجاتی ہے، اسے وہ ٹال نہیں سکتیں۔ سوال یہ ہے کہ قومیں تباہی اور بربادی کا رویہ کیوں اختیار کرتی ہیں؟ اس کے اسباب بھی قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔

استکبار فی الارض

قوموں کی تباہی کا ایک سبب قرآن کے نزدیک استکبار فی الارض ہے، یعنی اللہ کی زمین میں خودسری کی روش اختیار کرنا اور اپنے مقابلے میں ہر ایک کو ہیچ اور کم تر سمجھنا اور خیرخواہوں کی نصیحت اور خیرخواہی کو حقارت سے ٹھکرا دینا، جب کوئی فرد یا قوم اس زعم میں مبتلا ہوجائے کہ وہ سب سے بلند و برتر ہے، وہ عقل کل ہے اور سب نادان اور بے وقوف ہیں اور اپنے علم وفن اور اپنی سیاسی، معاشی اور تمدنی ترقی پر اترانے لگے تو اپنی تباہی کو خود دعوت دینے لگتی ہے۔

حضرت نوح کی قوم نے جس طرح اپنی دعوت سے بے رخی برتی اور اس کے ساتھ حقارت آمیز رویہ اختیار کیا، اس کے پیچھے یہی استکبار تھا۔ حضرت نوح اللہ تعالیٰ سے بڑے ہی درد کے ساتھ فرماتے ہیں:

"نوح نے کہا: اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت دی، لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ بھاگتے رہے، جب کبھی میں نے انہیں دعوت دی کہ (وہ تیری طرف پلٹیں تاکہ) تو ان کو معاف کردے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کرلیں اور اپنے اوپر کپڑے لپیٹ لئے اور جم گئے اور بڑے تکبر کا مظاہرہ کیا۔" (نوح:۵،۷)

قوم عاد و ثمود کی تباہی و بربادی کا ذکر ہے۔ فرمایا: قوم عاد کو اپنی قوت بازو، فنی مہارت اور تمدنی ترقی پر ناز تھا، وہ کسی کو اپنا حریف نہیں سمجھتی تھی، وہ اس میں اپنی توہین تصور کرتی تھی کہ حضرت ہود کی ہدایت اور نصیحت کو مان کر اپنی روش بدل دے اور اللہ واحد کی عبادت اور بندگی کی راہ اختیار کرلے:

"پس قوم عاد نے زمین میں نخوت کا ناحق مظاہرہ کیا اور کہا کہ ہم سے زیادہ

طاقت ور کون ہے؟ کیا انہوں نے نہیں سوچا کہ جس خدا نے انہیں پیدا کیا ہے، وہ ان سے زیادہ قوت کا مالک ہے اور ہماری آیات کا انکار کررہے تھے، پس ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی، ایسے دنوں میں جو ان کے لئے منحوس تھے، تاکہ ان کو دنیا کی زندگی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو وہ اس سے زیادہ رسوا کن ہے۔ وہاں ان کی کوئی مدد نہ ہوگی۔" (فصلت:۱۵،۱۶)

حضرت صالح نے قوم ثمود کے سامنے اللہ کا دین اس طرح پیش کیا کہ اس کا حق ہونا ثابت ہوگیا۔ اور ان کی غلط روی کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں رہ گئی، لیکن اس نے سب کچھ جانتے بوجھتے ہدایت کی جگہ ضلالت کو ترجیح دی اور روشنی کی جگہ ظلمت کو اختیار کیا۔ بالآخر اس کے فطری نتیجے سے دوچار ہوکر رہی:

"اور ثمود کو ہم نے راہ دکھائی لیکن انہوں نے ہدایت اور روشنی کے مقابلے میں اندھے پن کو پسند کیا تو ان کو رسوا کن عذاب کی کڑک نے پکڑ لیا، یہ ان کے اعمال کا نتیجہ تھا جو وہ کررہے تھے۔"

(فصلت:۱۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون، ہامان اور قارون کے سامنے اس بات کے واضح دلائل پیش کئے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اسی کا دین پیش کیا، لیکن انہوں نے سرکشی کا مظاہرہ کیا اور اسے حقارت سے ٹھکرادیا۔ ایک وقت آیا کہ حضرت موسیٰ کو مصر چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد فرعون اور اس کی قوم اپنے تمام وسائل و ذرائع اور شان و شوکت کے باوجود اللہ کی گرفت سے نہ بچ سکی:

"ان کے پاس موسیٰ دلائل لے کر آیا، لیکن انہوں نے زمین میں استکبار کی روش اختیار کی اور وہ بچ کر نکل نہ سکے۔"

(العنکبوت:۳۹)

فرعون اور اس کے اعیان سلطنت نے استکبار کی وجہ سے حضرت موسیٰ کی تعلیمات کو جس غرور کے ساتھ ٹھکرایا اور اس کے نتیجے میں جس طرح تباہی اور ہلاکت سے دوچار ہوئے، اسے قرآن نے ایک اور جگہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی آیات اور کھلی دلیل دے کر فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا لیکن انہوں نے سرکشی کی اور وہ تھے ہی متکبر لوگ، کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں، حالانکہ ان کی قوم ہماری غلام ہے۔ انہوں نے موسیٰ اور ہارون کی تکذیب کی اور ہلاک ہوکر رہے۔" (المومنون:۴۵-۴۸)

اور بھی بہت سی قوموں نے اسی استکبار کی بنا پر اللہ کی اطاعت اور اس کے رسولوں کی ہدایت کا انکار کیا اور بالآخر تباہی اور بربادی سے دوچار ہوئیں۔

فساد فی الارض

قوموں کے بگاڑ اور ان کی تباہی کا ایک سبب فساد فی الارض رہا ہے، جب کسی فرد یا قوم میں فساد آتا ہے تو اس کی افادیت ختم ہوجاتی ہے اور اس کا وجود نقصان دہ ثابت ہونے لگتا ہے۔ فساد کی ضد صلاح ہے۔ کسی چیز کی افادیت کا باقی رہنا اور دوسروں کے لئے اس کا کارآمد اور مفید ہونا صلاح ہے، جو قومیں تباہ ہوئیں، قرآن نے ان کا ایک جرم یہ بیان کیا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلارہی تھیں، ان کے ذریعہ دنیا کو فائدے اور نفع کی جگہ ضرر اور نقصان پہنچ رہا تھا، انہوں نے قتل و خوں ریزی، نفس کشی، کھیتوں اور باغوں میں تباہی، معاشیات کی بربادی، تعلقات کی خرابی، حقوق کی پامالی، کاروبار میں جھوٹ، دھوکا، فریب جیسی روش اختیار کررکھی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کی دعوت اسی فساد کے خلاف ہوتی تھی، وہ پورے زور اور قوت کے ساتھ کہتے تھے کہ زمین میں فساد نہ مچایا جائے:

"زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ مچاؤ اور خوف اور توقع سے اسے پکارو، بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنین سے قریب ہے۔" (الاعراف:۵۶)

اللہ تعالیٰ نے زمین میں اصلاً امن و سکون اور صلاح و فلاح رکھی ہے، اس کا پورا نظام اسی مقصد کے لئے وجود میں آیا ہے۔ اس کے پیغمبروں کی بعثت اسی کے لئے ہوتی ہے۔ فساد اس کی اس اصل حالت کو بدلنے کا نام ہے۔ جب زمین میں فساد پھیلتا ہے تو اس کے ساتھ خدا کا غضب نازل ہوتا ہے: "زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، اس کی اصلاح کے بعد" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں اور اپنی ہدایات کے ذریعہ زمین کی اصلاح کردی ہے، تم اس میں بگاڑ نہ پیدا کرو۔

فساد اور اصلاح کا تصور بہت وسیع ہے، علامہ ابوحیان اندلسی کہتے ہیں:

"یہاں زمین میں ہر قسم کا فساد برپا کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس میں جان، مال، نسب، عقول و ادیان، ہر چیز کا فساد شامل ہے۔ بعد اصلاحہا کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو مخلوق کے منافع اور بندوں کے مصالح کے مطابق بنایا ہے۔ اس میں بگاڑ نہ پیدا کیا جائے۔ اصلاح اور فساد کے تعیین کے ذیل میں مفسرین کے مختلف بیانات ہیں۔ انہیں بطور مثال سمجھنا

چاہئے۔ اس لئے کہ کسی ایک شکل کی تعیین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ مفسرین نے جو کچھ کہا ہے، علامہ ابوحیان اس سب کو اس میں شامل سمجھتے ہیں، جیسے عدل و انصاف کے بعد ظلم، ایمان کے بعد کفر، اطاعت کے بعد معصیت، معصیت کا ارتکاب جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بارش روک دیتا ہے اور قحط آ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ باران رحمت کے ذریعہ کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرتا ہے۔ فساد یہ ہے کہ ان کو برباد کردیا جائے۔ درختوں اور پھلوں کو اجاڑ دینا، اللہ کے رسولوں کی تکذیب، شریعت اور احکام شریعت کے آنے کے بعد اس کی مخالفت، سب اس میں شامل ہے۔"

(ابوحیان، البحرالمحیط)

حضرت شعیبؑ اپنی قوم کو دعوت اصلاح کے ساتھ فساد سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہیں اور مفسدین کے انجام سے آگاہ فرماتے ہیں:

"اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے دلیل آ چکی ہے، پس تم ناپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو، زمین میں اس اصلاح کے فساد نہ پھیلاؤ، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو اور راستوں پر مت بیٹھو دھمکیاں دیتے ہوئے اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں انہیں اس کے راستے سے روکتے ہوئے اور ٹیڑھی رہ کی تلاش میں۔ یاد کرو کہ جب تم تھوڑے تھے، تو اللہ نے تمہاری تعداد بڑھائی اور دیکھو مفسدین کا کیا انجام ہوا۔"

(الاعراف:۸۵،۸۶)

فرعون نے بنی اسرائیل کے ساتھ جو ظالمانہ رویہ اختیار کر رکھا تھا اور جس طرح وہ ان کی نسل کشی کر رہا تھا، وہ فساد کی بڑی بھیانک شکل تھی:

"بے شک فرعون نے زمین (مصر) میں سرکشی کی تھی اور اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا، ان کے ایک گروہ کو کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ بے شک وہ مفسدین میں سے تھا۔"

(القصص:۴)

حضرت موسیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کے سامنے اللہ کا دین دلائل کے ساتھ پیش کیا اور اصلاح حال کی دعوت دی، لیکن ان مفسدین نے اسے رد کر دیا۔ قرآن مجید نے ایک جگہ ان کے انجام کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے:

"پھر ہم نے ان (سابقہ انبیاء) کے بعد موسیٰ کو اپنی آیات دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، انہوں نے آیات کے ساتھ ظلم کیا، پس دیکھو کہ ان مفسدین کا کیا انجام ہوا۔"

(الاعراف:۱۰۳)

یہ مثالیں اس حقیقت کو آشکارا کرتی ہیں کہ جب کوئی قوم صلاح کی جگہ فساد کی راہ پر چل پڑتی ہے اور تذکیر و تنبیہ کے باوجود اپنی روش نہیں بدلتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہو جاتی ہے۔

ظلم و عدوان

ظلم و عدوان فساد ہی کی ایک شکل ہے۔ جس قوم نے بھی عدل و انصاف کو چھوڑ کر ظلم کی راہ اختیار کی وہ بالآخر تباہ ہو کر رہی۔ ظلم و عدوان کے کئی پہلو ہیں۔ قرآن مجید میں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی، اس کی ہدایت سے بے نیازی، معصیت کا ارتکاب، انسانوں کی حق تلفی اور ان کے ساتھ غیر اخلاقی اور غیر انسانی رویہ اختیار کرنا، یہ سب ظلم کی مختلف شکلیں ہیں۔ ظلم کسی چیز کے غلط استعمال کو کہا جاتا ہے، جب انسان اپنی فہم و فراست اور صلاحیتوں کا غلط استعمال کرتا ہے تو وہ اپنے آپ پر اور دوسروں پر ظلم کرتا ہے، یہی معاملہ قوموں کا ہے، جو قومیں اپنی قوت و صلاحیت کو غلط طریقے سے استعمال کرتی ہیں وہ اپنے ساتھ بھی ظلم کرتی ہیں اور دوسروں پر بھی ظلم و ستم ڈھاتی ہیں، ہو سکتا ہے چند دن ان کی شان و شوکت اور حکومت و طاقت کے ڈنکے بجتے رہیں، لیکن بہت جلد تباہی ان کے مقدر ہو جاتی ہے۔ جو قومیں تباہ ہوئیں قرآن مجید نے صراحت کی ہے کہ انہوں نے ظلم کا راستہ اختیار کر رکھا تھا۔ ارشاد ہے:

"ہم نے تم سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر دیا، جب انہوں نے ظلم کیا، ان کے پاس ان کے رسول دلائل کے ساتھ آئے، وہ ایمان لانے والے نہ تھے (ایمان نہ لائے اور اپنے انجام سے دوچار ہوئے) اسی طرح ہم مجرمین کو سزا دیتے ہیں۔" (یونس:۱۳)

ایک اور جگہ فرمایا:

"جن لوگوں نے ظلم کیا وہ جس عیش میں تھے، اسی کے پیچھے پڑے رہے اور وہ مجرم اور خطاکار تھے، تمہارا رب بستیوں کو ناحق ہرگز ہلاک نہیں کرتا، جب کہ وہاں کے لوگ نیک اور صالح ہوں۔"

(ہود:۱۱۶،۱۱۷)

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا قانون ان الفاظ میں

بیان ہوا ہے:

"تیرا رب بستیوں کو ہرگز ہلاک نہیں کرتا، جب تک کہ ان کی بڑی بستی میں رسول نہ بھیج دے، جو انہیں ہماری آیتیں سنائے اور ہم بستیوں کو ہرگز ہلاک نہیں کرتے مگر اس وقت جب کہ اس کے باشندے ظلم کر رہے ہوں۔" (قصص:۵۹)

ارتکاب سیئات

اگر کوئی قوم دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے اور اپنے وسائل حیات کو عیش وعشرت میں لگا دے، فسق و فجور کی راہ پر چل پڑے، اللہ کی ہدایت اور راہنمائی کا انکار کردے، اس کے رسول کی تکذیب اور اس کے خلاف سازشیں اور خفیہ تدبیریں کرنے لگے اور اس کے اور اس کے ساتھیوں کے درپے آزار ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے لگتی ہے۔ قرآن مجید نے ارتکاب سیئات کے نتیجے سے بار بار آگاہ کیا ہے۔ فرمایا:

"کیا ان لوگوں نے جو برائیوں کا ارتکاب کرتے ہیں، سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے، بُرا فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں۔" (العنکبوت:۴)

بُرائیوں کے ارتکاب سے مراد فکری گمراہی اور عملی بگاڑ دونوں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس سے بغاوت کے بعد کسی کا یہ سوچنا کہ وہ اس کی پکڑ سے بچ جائے گا، بہت بڑی نادانی ہے۔ سورۂ نحل میں زیادہ سخت الفاظ میں تنبیہ کی گئی ہے:

"کیا وہ لوگ جو بُرائیوں کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اس سے بے خوف ہوگئے کہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر اس طرف سے عذاب آجائے کہ اسے وہ محسوس نہ کریں یا انہیں (ان کے سفروں میں) چلتے پھرتے پکڑ لے اور وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے یا انہیں آہستہ آہستہ کم کر کے پکڑ لے، بے شک تمہارا رب بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔" (النحل:۴۵-۴۷)

جو قومیں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ وسائل حیات کو اپنی قوت بازو کا نتیجہ سمجھتے ہیں اور جن کی زندگی آلودہ سیئات ہوجاتی ہے، ان کی دنیا و آخرت تباہ ہوکر رہتی ہے، تنگدستی اور خوش حالی میں غلط کار افراد اور اقوام کی نفسیات اور اس کے عبرتناک انجام کا چند جملوں میں ذکر ہے:

"جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اپنی جانب سے راحت عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے اپنے علم (اور صلاحیت) کی وجہ سے ملا ہے، بلکہ یہ فتنہ اور آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں سمجھتے، یہ بات ان سے پہلے بھی لوگوں نے کہی تھی، لیکن جو کچھ وہ کسب کر رہے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آیا، انہوں نے جو بُرائیاں کمائی تھیں، ان کا بدلہ انہیں مل رہا ہے، ان میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہے انہیں بھی ان کی بُرائیوں کا بدلہ ملے گا اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے۔"

(الزمر:۴۹-۵۱)

قرآن مجید نے قوموں کی ہلاکت اور تباہی کے جو اسباب بیان کئے ہیں، ان میں سے بعض کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے، اس سے یہ بات بہت وضاحت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ کسی قسم کی محض مادی ترقی، معاشی خوش حالی اور عسکری طاقت اس کے دوام وبقا کی ضمانت نہیں ہے۔ کوئی قوم مادی لحاظ سے کتنی ہی ترقی کیوں نہ کرلے، صنعت وحرفت میں وہ معاصر اقوام سے کتنی ہی آگے کیوں نہ ہو، اس کی تہذیب اور کلچر کتنا ہی جاذب اور پُرکشش کیوں نہ دکھائی دے رہا ہو اور اسے اغیار پر کتنی ہی بالادستی کیوں نہ حاصل ہو، اگر اس کے اندر عقیدے اور فکر کا بگاڑ اور اخلاقی زوال موجود ہے تو اس کا ہر قدم تباہی کی طرف اٹھے گا اور اسے اس کا احساس اس وقت ہوگا جب کہ اللہ کے عذاب کے تازیانے برسنے لگیں گے۔

اس وقت دنیا میں جن قوموں کو سیاسی، تہذیبی اور معاشی برتری اور غلبہ حاصل ہے، جو کمزور اور ترقی پذیر ممالک کے معاملات میں پوری طرح دخیل اور ان کے دروبست کو مختلف طریقوں سے کنٹرول کر رہی ہیں اور جو جس فرد یا طبقہ کو چاہتی ہیں، تخت حکومت پر بٹھاتی ہیں اور جسے چاہتی ہیں تاج اقتدار سے محروم کردیتی ہیں، افسوس کہ انہوں نے وہی راستہ اختیار کررکھا ہے جو تباہ شدہ قوموں کا راستہ رہا ہے۔ یہ قومیں نشۂ اقتدار میں اس حقیقت کو فراموش کرچکی ہیں کہ اس دنیا کا ایک خالق و مالک ہے، اس کی طاقت بے پناہ اور اس کا اقتدار لازوال ہے، اس کی قوت قاہرہ کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا، وہ بغاوت اور سرکشی، ظلم و زیادتی اور استکبار کو برداشت نہیں کرتا۔ معصیت جب حد سے آگے بڑھتی ہے تو اس کا غضب بھڑک اٹھتا ہے۔ انسان ہر حال میں اس کی ہدایت اور راہنمائی کا محتاج ہے، اس سے بے نیاز ہوکر فلاح و کامرانی کی تلاش سراب کی تلاش ہے۔ ان ترقی یافتہ، یا حکمراں قوموں کا حال یہ ہے کہ وہ اللہ کے بندے، جو ان کی ذہنی غلامی سے آزاد ہیں، جو ان کے غلط طرز فکر اور ناروا اقدامات کی تائید نہیں کرتے، جو انہیں اللہ واحد کی بندگی کی دعوت دیتے ہیں اور اس کی معصیت اور نافرمانی کے انجام سے باخبر کرنا چاہتے ہیں، انہیں وہ اپنا حریف اور دشمن سمجھنے لگتی ہیں اور انہیں ختم کرنے کے لئے ہر ناجائز تدبیر کو جائز قرار دیتی ہیں، کیا یہ کسی بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہے؟؟

☆☆..........☆☆

آبِ زمزم سے شفایاب ہونے والے حضرات کے چندواقعات

مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی

فالج کے مرض سے شفایاب ہونے کا واقعہ

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں (۲۱۲/۱۱) لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسلم الدینوری رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے صاحبزادے احمد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ حج کیا، اس جماعت کے ساتھ ایک مفلوج آدمی تھا، میں نے اس کو ایک دن دیکھا کہ وہ صحیح سالم ہے اور طواف کررہا ہے اور اس پر فالج کے بالکل آثار نہیں ہیں، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا فالج کیسے ٹھیک ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ میں بیئر زمزم پر آیا اور میں نے زمزم لیا اور اس زمزم کو اپنی دواۃ میں ڈالا اور اس دواۃ کی روشنائی سے میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیات لکھیں اور سورۂ اسراء کی آیت نمبر ۸۶ لکھی پھر میں نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا کہ اے اللہ! آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ''ماء زمزم لما شرب له'' کہ آب زمزم جس لئے پیا جائے وہ پورا ہوجاتا ہے اور یہ قرآن آپ کا کلام ہے، پس مجھے شفاء دے دیجئے اپنی عافیت کے ساتھ، پھر میں نے اس کو آب زمزم سے گھولا اور پی لیا، پس مجھے عافیت مل گئی اور فالج کے مرض سے باذن اللہ نجات مل گئی۔

امام زین الدین العراقیؒ کا قصہ

امام المحدثین حضرت زین الدینؒ نے آب زمزم مختلف نیتوں سے پیا، ان کے پیٹ میں تکلیف تھی، اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے پیا، اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمادی، شفایاب ہوگئے۔

(شفاء الغرام)

احمد بن عبداللہ الشریفیؒ کا شفا پانا

امام تقی الدین فاریؒ نے شفاء الغرام میں لکھا ہے کہ شیخ احمد بن عبداللہ الشریفی نابینا ہوگئے تھے، انہوں نے ماء زمزم بینائی واپس آجانے کی نیت سے پیا، پس (بفضل اللہ تعالیٰ) بینائی واپس لوٹ آئی۔

علامہ ابن قیمؒ کا آب زمزم پی کر شفایاب ہونا

علامہ ابن قیمؒ کا بیان ہے کہ میں نے آب زمزم کئی امراض سے نجات حاصل ہونے کی نیت سے پیا، سو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے حکم سے ان امراض سے نجات عطا فرمادی اور کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ پر ایسا وقت گزرا ہے کہ میں مریض تھا اور نہ طبیب میسر تھا اور نہ دوا موجود تھی، پس میں آب زمزم شفاء کی نیت سے پیتا تھا اور زمزم پیتے ہوئے (قرآن کریم کی آیت) ''ایاک نعبدوا وایاک نستعین'' پڑھتا تھا اور بار بار ایسا ہی کرتا تھا، پس مجھے مکمل شفاء حاصل ہوگئی، پھر میں نے ماء زمزم بہت سے دردوں کے لئے پیا پس مجھے بہت زیادہ فائدہ ہوا۔

(زادالمعاد: ۳۹۳/۴)

الشیخ عبدالرحمٰن بن مصلحؒ کا شفایاب ہونا

الشیخ عبدالرحمٰن بن مصلحؒ کا قصہ ہے کہ وہ قرآن شریف حفظ کیا کرتے تھے، ان پر ایک وقت ایسا آیا کہ حفظ کرنا مشکل ہوگیا، ان کے استاذ نے ان کو تیز نظر سے دیکھا ان کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی (کہ استاذ ناراض ہورہے ہیں) جب ان کے والد کو یہ معلوم ہوا تو بہت سے اطباء کے پاس لے گئے لیکن فائدہ نہ ہوا، ذہن کھولنے کے لئے بعض اطباء نے ایک دوا (افلونیا) بتائی، لیکن ان کے والد راضی نہ ہوئے، کیونکہ یہ دوا حرام تھی، عبدالرحمٰن مصلحؒ کا بیان ہے کہ میرے والد نے مجھے ماء زمزم شفاء کی نیت سے پلانا شروع کیا، پس میری زبان کھلتی چلی گئی اور جلد ہی زبان کا عقدہ دور ہوگیا۔

آب زمزم پیتے وقت اہل اللہ کی دعا اور نیت

زمزم پیتے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی نیت

ابن المقری نے نشر الآس میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ماء زمزم پیا اور یوں کہا کہ: ''اللھم اشربه لظما یوم القیامه'' یعنی اے اللہ! میں اس کو قیامت کے دن کی پیاس سے بچنے کی نیت سے پی رہا ہوں۔ (الجواہر المنظم، ص:۴۲، بحوالہ فضل ماء زمزم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نیت

حاکم نے اپنی مشہور کتاب المستدرک (۴۷۳/۱) میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اللھم انی اسئلک علماً
نافعاً ورزقاً واسعاً وعملاً متقبلاً''

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی نیت

زمزمی نے نشر الآس میں قرۃ العین سے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے اس لئے پیا کہ یااللہ! مجھے اعلم العلماء (یعنی اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم بنادیجئے) امام صاحب کی یہ دعا قبول ہوئی اور وہ اپنے زمانہ کے اعلم العلماء بنے اور فقہ میں جو ان کا مقام ہے وہ اہل حق پر عیاں ہے، ان کی فقاہت کا اہل حق میں سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ: ''الناس فی الفقۃ عیال علی ابی حنیفۃ'' یعنی لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کی اولاد ہیں۔

حضرت امام شافعیؒ کا تیراندازی میں صحیح ہدف ہونے کی نیت سے پینا

امام شافعی ؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے آب زمزم تیراندازی میں صحیح نشانہ لگنے کی نیت سے پیا، لہٰذا ان کا نشانہ صحیح لگنے لگا دس تیروں میں نو تیر اپنے صحیح نشانے پر لگتے تھے۔

(فضل ماء زمزم ص:۱۷۱)

ابوعبداللہ حاکمؒ کا تصنیف وتالیف میں مہارت حاصل ہونے کی نیت سے زمزم پینا

روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ الحاکم صاحب المستدرک علی الصحیحین نے اس نیت سے زمزم پیا کہ انہیں حسن تصنیف حاصل ہوجائے، چنانچہ وہ اپنے زمانے کے سب سے اچھے مصنف بن گئے۔

سفیان ابن عیینہؒ کا زمزم پینے والے کو سو احادیث سنانا

مشہور محدث حمیدیؒ کا بیان ہے کہ ہم سفیان بن عیینہؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی: ''ماء زمزم لما شرب لہ''... آب زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پورا ہوجاتا ہے... پس حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہوکر چل دیا پھر وہ دوبارہ مجلس میں حاضر ہوا اور حضرت سفیانؒ سے عرض کیا کہ آپ نے جو حدیث بیان فرمائی ہے: ''ماء زمزم لما شرب لہ'' کیا یہ صحیح نہیں ہے؟ حضرت سفیانؒ نے فرمایا: ہاں صحیح ہے، اس شخص نے کہا کہ میں اس نیت سے پی کر آیا ہوں کہ آپ مجھے سو احادیث سنادیں، سفیان بن عیینہؒ نے یہ سن کر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور اسی وقت اس کو سو احادیث سنادیں۔

علامہ ابن المبارکؒ کا قیامت کے دن کی پیاس سے بچنے کی نیت سے زمزم پینا

فوائد ابی بکر بن المقری میں سوید بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے ابن المبارک (ؒ) کو دیکھا کہ وہ زمزم کے پاس آئے اور بارگاہ الٰہی میں یوں عرض کیا کہ: اے اللہ! ابن المؤمل نے مجھے بیان کیا ہے اور ان کو ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ماء زمزم لما شرب لہ'' یعنی ماء زمزم جس لئے پیا جائے وہ پورا ہوجاتا ہے، یااللہ! میں اس کو قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لئے پی رہا ہوں۔

علامہ سفیان ثوریؒ کا ایک عجیب قصہ

علامہ سفیان ثوری علم حدیث کے بہترین امام ہیں اور ان کا شمار اپنے زمانے کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے، ان کا وصال ۱۶۱ھ میں ہوا، اور ان کا زمزم سے متعلق ایک بہت پیارا قصہ ہے جس کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں:

اہل ہرات کے ایک عبداللہ نامی شخص کا بیان ہے کہ میں سحری کے وقت بیئر زمزم کے پاس آیا، پس کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیخ نے حجر اسود کی طرف سے بیئر زمزم میں ڈول ڈالا اور زمزم نوش کیا اور اس ڈول کو انہوں نے جب چھوڑ دیا تو اس ڈول میں بچا ہوا زمزم میں نے پینے کے لئے لے لیا تو وہ بادام کا ستو نکلا، اتنا مزیدار ستو میں نے کبھی نہیں پیا تھا، پھر اگلی رات میں نے تہجد کے وقت ان کا انتظار کیا، پس دیکھا کہ ایک شیخ آئے انہوں نے اپنے ایک کپڑے سے اپنا چہرہ ڈھانکا ہوا تھا، پس انہوں نے حجر اسود کی طرف سے ڈول ڈال کر زمزم پیا، پھر ڈول کو چھوڑ دیا، پس میں نے اس ڈول کا بچا ہوا زمزم جب پیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں تو شہد ملا ہوا ہے، اس سے پہلے میں نے اتنا عمدہ شربت نہیں پیا تھا، پس پھر تیسری رات باب زمزم پر ان کا انتظار کیا پھر وہ تہجد کے وقت نمودار ہوئے اور انہوں نے اپنے چہرے کو چھپایا ہوا تھا، سو میں نے ان کے کپڑے کو پکڑ لیا، پس جب انہوں نے زمزم شریف پی کر ڈول چھوڑ دیا، پھر جب میں نے اس بچے ہوئے کو پیا تو وہ بہت ہی میٹھا دودھ تھا، ایسا دودھ میں نے کبھی نہیں پیا تھا، پس میں نے ان کا کپڑا پکڑ کر کہا کہ رب کعبہ کی قسم! آپ بتادیجئے کہ آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اس شرط پر بتاؤں گا کہ تم اس بات کو میری زندگی میں چھپا کے رکھنا، تو میں نے کہا: ٹھیک ہے، میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، تو پھر انہوں نے بتایا کہ سفیان ابن سعد ثوری ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء:۳۶۷/۷)

علامہ ابوبکر ابن عیاش ؒ کا زمزم شریف سے دودھ پینا

اسی طرح ابوبکر ابن عیاش ؒ کا بھی قصہ ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ماء زمزم سے دودھ اور شہد پیا ہے۔ (اخبار مکہ الفاکہی:۳۹/۲، سیر اعلام النبلاء:۵۰۱/۸)

علامہ ابوبکر ابن عیاش ؒ اپنے وقت کے جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے ہیں، ان کی وفات ۹۳ھ میں ہوئی۔

ایک نیک وصالح چرواہے کو آب زمزم سے دودھ حاصل ہونا

فاکہی نے اخبار مکہ:۳۹/۱ میں روایت کیا کہ

ایک چرواہا تھا، جو بہت عبادت گزار تھا، پس جب اس کو پیاس لگتی تھی تو آبِ زمزم میں اس کو دودھ مل جاتا تھا بجز زمزم سے دودھ حاصل ہونے کے اور بھی قصے ہیں، ہم صرف ان تین قصوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی نیت

سیر اعلام النبلاء (۳۷۰/۱۴) امام ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ حافظ ابن خزیمہؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کہاں سے (اتنا زیادہ) علم حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ماء زمزم لما شرب له ''یعنی ماءِ زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے، سو میں نے اس نیت سے زمزم پیا کہ یا اللہ! مجھے علم نافع عطا فرما دیجئے۔

دورِ حاضر کے واقعات

پہلا قصہ:

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ) جب کراچی میں تھے تو ان کے کان میں التہاب (انفیکشن) تھا اور کان بہا کرتا تھا، جب حضرت والد صاحب ہجرت فرما کر حجاز مقدس تشریف لائے تو زمزم پیا اور دوا بھی لی، مستشفیٰ اجیاد مکہ مکرمہ میں تشریف لے گئے اور ڈاکٹر کو کان کی تکلیف بتائی، ڈاکٹر کے سامنے جو میز تھی اس کی دراز میں سے ایک شیشی نکالی اور کہا کہ قطرے اپنے کان میں ڈالیں۔ حضرت والد صاحبؒ نے چند مرتبہ دوا استعمال کی تو وہ تکلیف جو برسہا برس سے تھی ختم ہو گئی۔

حضرت والد صاحبؒ اس ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرنے تشریف لے گئے تو ڈاکٹر نے کہا: مولانا یہ تو عام دوا تھی کوئی خاص نہیں تھی، دراصل یہ زمزم پینے کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے شفاء عطا فرما دی۔

دوسرا قصہ:

بندہ کا قصہ ہے کہ کئی سال پہلے کی بات ہے کہ حج کے بعد طوافِ وداع کیا، مطاف میں بہت زیادہ ہجوم تھا، نیچے تین چکر کرنے کے بعد اوپر کی منزل میں جا کر باقی چار چکر کئے، یہ تو معلوم ہے کہ پہلی منزل میں طواف کرنا بہت لمبا ہو جاتا ہے۔ طواف کر کے بہت زیادہ تھکاوٹ ہو گئی، ٹانگیں جواب دینے لگیں، اور گاڑی شارع منصور پر کھڑی تھی جو حرم شریف سے بہت فاصلہ پر ہے، راستہ میں چڑھائی بھی تھی، پیدل جانا تھا، کیونکہ سواری نہیں مل رہی تھی، بندہ نے زمزم پیا اور نیت کی ،میری تھکن دور ہو جائے اور قوت ونشاط آ جائے، تین گلاس زمزم پیا بحمداللہ تعالیٰ فوراً قوت ونشاط پیدا ہو گئی، گویا کہ تھکن تھی ہی نہیں۔ بندہ پیدل چل کر حفائر کا پہاڑ عبور کر کے شارع منصور پہنچا، گاڑی میں بیٹھا اور جدہ روانہ ہو گیا، آبِ زمزم کی عجیب برکت ہے۔

تیسرا قصہ:

ایک مرتبہ ۱۴۲۵ھ میں بندہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ حاضر ہوا، بلڈ پریشر کی پہلے سے کچھ شکایت تھی، لیکن معمولی سی تھی، اچانک سر چکرانے لگا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا آیا، بندہ شامیہ میں حرم شریف کے بالکل قریب ٹھہرا ہوا تھا، فوراً حرم شریف حاضر ہوا اور بلڈ پریشر سے نجات حاصل ہونے کی نیت سے زمزم شریف سیر ہو کر پیا، الحمدللہ! بندہ شفایاب ہو گیا۔

چوتھا قصہ:

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں مزرعۃ الدہلوی میں ایک پروگرام رکھا گیا، جنوب افریقہ سے مفتی محمد زبیر صاحب تشریف لائے ہوئے تھے، اس میں حضرت مفتی صاحب کے بیان کا نظم تھا اور بندہ سے بھی بیان کرنے کی فرمائش کی گئی تھی، بندہ نے مسجد نبوی شریف میں اس نیت سے زمزم پیا کہ یا اللہ! میرے بیان میں اثر ڈال دیجئے۔

زمزم پینے کے بعد مسجد نبوی شریف سے مزرعۃ الدہلوی پہنچا، جیسے ہی جا کر پروگرام میں پہنچا تو بندہ کے بیان کا وقت آ چکا تھا، منتظم کی طرف سے اعلان ہوا کہ مولانا عبدالرحمٰن کوثر صاحب بیان کرنے کے لئے تشریف لے آئیں۔ چنانچہ بندہ پہنچا اور فوراً بیان شروع کر دیا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندہ کے بیان میں ایسا اثر ڈالا کہ حاضرین میں کئی حضرات کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

پانچواں قصہ:

حضرت والد صاحبؒ کے ایک دوست علی الحق صاحب صدیقی مرحوم جو جدہ میں مقیم تھے، وہ مکہ مکرمہ آئے اور آبِ زمزم کی جگہ ان کا پاؤں پھسل گیا اور ان کی کمر میں اندرونی چوٹ آئی، جدہ میں ایک کمپنی میں ملازمت تھی، کمپنی کے ڈاکٹر کو دکھایا تاکہ چھٹی مل جائے، ڈاکٹر نے کہا کہ میں آپ کو چھٹی نہیں دے سکتا، کیونکہ ظاہراً مجھے کوئی چوٹ نظر نہیں آ رہی۔ یہ پریشان ہوئے کہ مجھے تکلیف ہے اور یہ چھٹی نہیں دے رہا، پھر یہ واپس مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور آبِ زمزم کی جگہ پہنچے دوبارہ ان کا پاؤں پھسل گیا اور گر پڑے جب اٹھے تو گزشتہ دفعہ گرنے سے جو تکلیف ہوئی تھی ایک دم ختم ہو گئی۔ سبحان اللہ!

چھٹا قصہ:

میرے بیٹے حماد الرحمٰن سلمہ اللہ تعالیٰ کے چہرے پر عجیب سے دانے نکل آئے تھے، مدینہ منورہ کے مستشفیٰ المیقات میں جلد کے ڈاکٹر کو دکھایا اس نے تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ ایسے دانے ہیں جو گھر میں دوسروں کو بھی ہو سکتے ہیں، بندہ نے حماد الرحمٰن سلمہ کو اس بات کی ترغیب دی کہ شفاء کی نیت سے زمزم پیو، حماد الرحمٰن سلمہ مسجد نبوی شریف گئے اور زمزم چہرے پر ڈالا اور بہ نیت شفاء زمزم پیا، بفضل اللہ دانے ایسے غائب ہوئے کہ گویا نکلے ہی نہیں تھے۔ یہ چند قصے قلم بند کر دیئے ہیں تاکہ قارئین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ''ماء زمزم لما شرب له'' کی برکات واضح ہو جائیں۔ ☆☆☆

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الحدیث)

دینی مدارس، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبا کے لئے سنہری موقع

ہفت روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس

بمقام: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

بتاریخ: ۱۳ تا ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ بمطابق 20 تا 26 نومبر 2010ء

بوقت: دوپہر ایک بجے تا نماز عصر

مناظرین اسلام، ماہرین فن، مذہبی اسکالرز اور دانشور حضرات لیکچرز دیں گے

زیر صدارت:
حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالحلیم چشتی** صاحب
نگران شعبہ تخصص فی الحدیث علامہ بنوری ٹاؤن

مناظر اسلام، استاذ العلماء،
شاہین ختم نبوت حضرت مولانا **اللہ وسایا** صاحب
مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

زیر سرپرستی:
جانشین حضرت جلال پوری شہیدؒ
حضرت مولانا **محمد اعجاز مصطفیٰ** صاحب
مدیر معاون ماہنامہ بینات کراچی

حضرت مولانا **زبیر اشرف عثمانی** صاحب
استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

حضرت مولانا **قاضی احسان احمد** صاحب
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **زر محمد** صاحب
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت مولانا **توصیف احمد** صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضرت مولانا **محمد اسحاق مصطفیٰ** صاحب
نگران حلقہ ملیر مجلس تحفظ ختم نبوت

اہلِ اسلام کے تمام طبقہ ہائے زندگی سے منسلک احباب سے خصوصی شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی فون:**
021-32780337
021-32780340
0300-9899402

مرزائیت کا غلیظ و مکروہ چہرہ

مولانا ابوسجاد صدیق احمد

انیسویں صدی میں فرنگی (انگریز) کے خود کاشتہ فتنہ مرزائیت وقادیانیت کے خطرات اور اسلام کے خلاف سازشوں کو بھانپتے ہوئے شاعر مشرق علامہ اقبالؒ سے لے کر پائے کے اکابرین علماء وزعماء نے اس کا بھرپور تعاقب کرتے ہوئے ۱۹۷۴ء میں اسے کیفر کردار تک پہنچادیا تھا اور اس کے کفر وزندیقیت پر آخری کیل ٹھونک دی تھی اور بخیئے ادھیڑ دیے تھے، مگر ملک وملت وآئین سے غداری کے مرتکب اس سازشی ٹولے نے جب، جہاں اور جیسا موقع ملا، اپنے خبث و کفر کا برملا اظہار کیا۔ زیادہ تر اپنی مظلومیت ومقہوریت کا ڈرامہ رچاتے ہوئے ہمدردیاں حاصل کرنے کی آڑ میں سادہ لوح، کم علم اور سیکولر خیالات کے حامل میڈیا کے اینکر روارباب قلم کو آڑھے ہاتھوں لیا۔ مثل مشہور ہے کہ سانپ اگر مرا ہوا بھی ہو، اس سے ہوشیار رہنا چاہئے کیا خبر کہ اس میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہو اور ڈس لے۔

لاہور میں مرزائیوں کے دو مجالس میں پیش آنے والے خونی واقعات کے بعد (جس کی علماء حق نے مذمت کی ہے اور اس واردات کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے بعید نہیں کہ اس گھناؤنی سازش کے پس پردہ محرکات وعوامل کی کڑیاں اسی سازشی ٹولے سے جا ملتی ہوں) اس موقع سے بھی بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزائیوں کے پیشواؤں نے پریس کانفرنسوں میں اپنی مظلومیت کا ڈھونگ رچاتے ہوئے آئین پاکستان سے کھلم کھلا بغاوت کا اظہار کرتے ہوئے حقوق کے نام پر غیر آئینی وغیر اسلامی مطالبات کا واویلا مچایا، اور اس سے متاثر ہوتے ہوئے سیکولر اور دین کے ابجد سے ناواقف ناموس رسالت کے ناقد اہل قلم اور زعماء نے اس سازشی عنصر کی آواز میں اپنی آواز شامل کرنے کی مجرمانہ سعی کی، حتی کہ ایک سیاسی لیڈر نے ان اخوان الشیطان کو وطن عزیز کا سرمایہ تک کہہ گئے، جبکہ کچھ کالم نویسوں اور پیشہ ور قلم فروشوں نے اس پر کالموں کے پل باندھتے ہوئے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کی مذموم سعی بھی کی۔

سردست ہمیں ناموس رسالت کی حرمت و تقدس کی لاج رکھتے ہوئے مگر مچھ کے آنسو بہانے والے مرزائی دجل وتلبیس کا پردہ چاک کرنا مقصود ہے کہ بظاہر مظلوم ومقہور کے روپ میں فریب دینے والے اس شاطر ومکار ٹولے کا اصل چہرہ کیا ہے؟ تاکہ سادہ لوح عوام آگاہ اور ہوشیار رہیں۔

افکار ونظریات کسی بھی فرد وملت کا تشخص اور ان کا اصل چہرہ ہوا کرتے ہیں، جس کے آئینے میں ان کا اصل روپ سامنے آتا ہے۔ مرزائیوں کے آقا و پیشوا کے اخلاق ومعاشرتی کریکٹر کی گراوٹ محتاج وضاحت نہیں، علماء امت نے نہایت ذمہ داری و دیانت کے ساتھ اس کے ہر پہلو پر بہت کچھ لکھا ہے، جس کا جواب اور دفاع مرزائیوں پر تایوم محشر قرض رہے گا۔ مرزا کذاب نے جس فحش ومغلظ زبان میں اپنے نہ ماننے والوں کو مخاطب کیا ہے وہ غلیظ الفاظ اور زبان ہر مرزائی وقادیانی کا فکر ونظریہ ہے۔

آئین اسلام (قرآن و سنت اور اجماع امت) اور آئین پاکستان کو ماننے، تسلیم کرنے اور اس پر ایمان واعتقاد رکھنے والے خواہ علماء ہوں یا زعماء، اور لیڈر کسی مذہبی پارٹی سے وابستہ ہوں یا قومی وسیاسی دھڑے سے مرزائیوں کے مرزا کی نظر وفکر میں ان کی کیا وقعت اور حیثیت ہے؟ آیئے مرزا کے الفاظ میں پڑھئے اور دل پر ہاتھ رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ اسلامی یا انسانی غیرت اس کے بعد ہمیں یہ اجازت دیتی ہے کہ ہم ایسے فحش وغلیظ افکار رکھنے والوں کی طرف بھائی بندی کا ہاتھ بڑھائیں:

''تمام مسلمان خواہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سنا ہو یا نہ سنا ہو، مگر اس کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

(آئینہ صداقت ص:۳۵، ردقادیانیت ص:۹۷)

یہ تو مرزا کے بیٹے اور نام نہاد خلیفہ کا قدرے مذہبی انداز تخن تھا، مگر خود مرزا کے لب ولہجہ کا اندازہ لگانا ہو تو دل پر ہاتھ رکھ کر مرزا کی مغلظات پڑھئے:

ان العدیٰ صار و اخنازیر الفلا

ونسائھم من دونھن الا کلب

(نجم الہدیٰ ص:۵۳، بحوالہ رد قادیانیت :۱۵۷)

ترجمہ: ”مخالفین اور دشمن، بیابانوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔“

پیارے اور سچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک کس قدر سچائی کا ثبوت دے رہا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

”الحیاء من الایمان۔“

(ترمذی)

حیاء انسان میں ایمان کی وجہ سے آتی ہے، جب ایمان ہی نہیں تو حیاء کیسے اور کہاں سے آئے گی؟

اس سلسلے میں کچھ مزید مرزائی مغلظات پیش کرتے ہوئے سلسلہ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہیں اور دعوت فکر دیتے ہیں مرزائیوں کے ہمدردوں اور بہی خواہوں کو کہ اپنی غیرت ایمانی کی خیر منائیں۔

مرزا غلام احمد کی فحش پسندی کے چند نمونے

جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بڑے فخر و اعزاز سے کہتے ہیں کہ آپ کا مزاج ہرگز فحش پسندانہ نہ تھا۔

”لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا هذا حدیث حسن صحیح ماکان الفحش فی شئی الا شانہ۔“

(جامع ترمذی، ج:۲، ص:۱۹)

مرزا غلام احمد قادیانی باوجود اس دعویٰ کہ میں نے حضورﷺ کی پیروی سے یہ نئی قسم کی نبوت حاصل کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً فحش پسند نہ تھے مگر وہ (مرزا) فحش پسند تھا، اللہ تعالیٰ سب جہانوں کا پالنے والا ہے، کافروں کا پرمیشر بھی وہی ایک ہے مگر غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

”آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگل کے فاصلے پر ہے۔“ (سمجھنے والے سمجھ لیں) (چشمہ معرفت:۱۱۳، رخ، ج:۲۳، ص:۱۲۱)

پھر مرزا صاحب ہندو لالہ جی کے بارے میں لکھتے ہیں:

لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں
ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو
ایسی جورو کی پاس داری ہے
اس کے یاروں کو دیکھنے کے لئے
سر بازار ان کی باری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں
خوب جورو کی حق گزاری ہے

(آریہ دھرم، رخ، ج:۱۰، ص:۷۶)

ہندو وید پر جرح اپنی جگہ لیکن کسی شریف آدمی کو بے حیائی کے یہ چٹخارے بھی زیبا نہیں، کیا یہ زبان اور یہ انداز کسی آسمانی رہنما کا ہو سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کا ظل کہے جس کا پاؤں جہاں پڑتا وہاں بھی بھی بے حیائی کا چھینٹا نہ گرتا تھا۔

ایک ہندو عورت رام دئی کو جو ساری رات پنڈت سے منہ کالا کرتی رہی، لالہ کس طرح تسلی دیتا ہے؟ اسے مرزا غلام احمد کے الفاظ میں پڑھیں:

”لالہ دیوث بولے: اگر حمل خطا گیا تو میں کھڑک سنگھ کو جو اسی محلہ میں رہتا ہے، نیوگ کے لئے بلالوں گا، عورت نہایت غصہ سے بولی کہ اگر کھڑک سنگھ بھی کچھ نہ کر سکا تو پھر کیا کرے گا؟ لالہ بولا کہ تو جانتی ہے کہ نرائن سنگھ بھی ان دونوں سے کم نہیں، اس کو بلا لاؤں گا، پھر اگر ضرورت پڑی تو جیل سنگھ، لہنا سنگھ، بوڑ سنگھ، جیون سنگھ، صوبا سنگھ، خزان سنگھ، ارجن سنگھ، رام سنگھ، کشن سنگھ، دیال سنگھ سب اسی محلہ میں رہتے ہیں اور زور اور قوت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، میرے کہنے پر یہ سب حاضر ہو سکتے ہیں۔“

(آریہ دھرم، رخ، ج:۱۰، ص:۴۳)

کیا یہ زبان اور پیرایہ بیان کسی شریف آدمی کا ہو سکتا ہے؟ چہ جائیکہ کسی ملہم ربانی اور مامور یزدانی کا۔ عام آوارہ لڑکے بھی ایسی کہانی جوڑنی پسند نہیں کرتے اور مرزا غلام احمد قادیانی ہے کہ اس سے کم پر رہتا ہی نہیں۔

چشمہ معرفت، رخ، ج:۲۳، ص:۱۲۱، پر اسے اس خاص عضو کا نام لیتے شاید کچھ شرم آگئی ہو لیکن تذکرۃ المہدی میں مرزائیوں نے کھل کر وہ پنجابی لفظ کہا جسے ہم نقل نہیں کر سکتے، صرف اس کا وزن بتلانے کے لئے اردو کا ایک فعل ماضی لکھ دیتے ہیں: ”دوڑا“... سمجھنے والے سمجھ لیں۔

(دیکھئے تذکرۃ المہدی ص: ۱۵۷، ص:۳۲۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود اسے اردو میں اسی طرح منہ میں لایا کرتا تھا۔ نکاح کی ایک تقریب میں اس نے مولانا محمد حسین بٹالوی کا ذکر کیا اور کہا:

”ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا ان کو اگر مسیح موعود کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا وہی کام کرے گا جو آنحضرتﷺ کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔“

(الفضل ۶، نومبر ۱۹۲۲ء)

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو اس کے بغیر تسلی نہیں ہوتی تھی اور وہ یہ فحش الفاظ اپنی زبان پر لانے میں مجبور تھے۔

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے ہاں اولاد نہ تھی۔ اسے اب مرزا غلام احمد کی زبان سے سنئے:

''خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۳، خ ج:۲۲ ص:۴۴۴)

یہ رحم پر مہر لگانا کتنی کھلی اور ننگی بات ہے۔ مولانا عبدالحق غزنوی کو طعنہ دیتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔''

یہ تو نقطہ الف تھا، اب (ب) اور (ج) بھی ملاحظہ فرمائیں:

(ب) ''کیا اب تک عبدالحق کا منہ کالا نہیں ہوا، کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی؟''

قارئین کرام! کچھ تو سوچیں یہ پیرایہ بیان کیا کسی شریف آدمی کا ہوسکتا ہے؟ کسی کا نام لے کر اس کے سامنے یہ شرافت سوز زبان استعمال کرنے سے تو شاید بازاری عورتوں کی اولاد کہنے میں بھی پردے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی اور اس نے کھلے بندوں انہیں ذریۃ البغایا کہا، یعنی بازاری عورتوں کی اولاد۔

(آئینہ کمالات اسلام ص:۵۴۸، خ ج:۵ ص:۵۴۸)

یہاں ہم ان کی دی ہوئی گالیوں کا محاسبہ نہیں کررہے، یہاں صرف ان کی فحش زبان کا گلہ پیش نظر ہے، یہ زبان کبھی مہذب انسان کی نہیں ہوسکتی اور سنئے اور سر دھنئے:

''جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف وگزاف مارتے ہیں، مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں۔'' (حیات احمد ج نمبر۳، ماخوذ از احتساب قادیانیت ص:۱۵۴)

کیسی شرمناک زبان ہے:

''جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں۔''

کیا یہ زبان ان لوگوں کی ہوسکتی ہے جو دنیا کو شرافت اور تہذیب کا سبق دینے آئے ہوں؟ ہرگز نہیں۔

کسی کو معین کرکے اس پر لعنت کرنا بھی کسی معاشرے میں پسند نہیں کیا جاتا، ہاں عام پیرائے میں آپ لعنة الله على الكاذبين۔ کتنی مرتبہ کیوں نہ کہیں یہ کوئی برا نہیں مانتا لیکن کسی کو مخاطب کرکے کہنا: ''اے حرام زادے'' یہ تہذیب و شرافت کا خون کرنا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس سے بھی باز نہ آیا اور اس نے حضرت مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو سرعام کہا:

اذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۵، خ ج:۲۲ ص:۴۴۶)

ترجمہ: ''تو نے مجھے اپنی خباثت سے بہت دکھ دیا ہے، میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو، اے کنجری کے بیٹے!''

کتنے ہی لوگ اس سے غلام احمد کو چھوڑ گئے بدتہذیبی کو گوارا کرنا بڑا ہی مشکل ہوتا ہے۔ بددعا کا کلمہ کہا جائے تو یہ خلاف شرافت نہیں، جیسے:

''تبت یدا ابی لھب وتب''

اس میں خلاف تہذیب اور خلاف شرافت کوئی لفظ نہ ملے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے پیر مہر علی شاہ کے نام سے سرزمین گولڑہ پر لعنت کی۔ کیا ایسے شخص کو مہدی (ہدایت پایا ہوا) کہا جاسکتا ہے؟

''فقلت لک الویلات یا ارض جولرہ لعنت بملعون فانت تدمر۔''

(ضمیمہ نزول مسیح ص:۷۵، ر۔خ، ج:۱۹ ص:۱۸۸)

''پس میں نے کہا: اے گولڑہ کی زمین! تجھ پر لعنت تو ایک ملعون کے سبب لعنتی ہوگئی ہے تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''

ان عبارات میں انسانی شرافت کی کیا کچھ بھی جھلک ملتی ہے؟ مونث کے لئے تدمرین کی بجائے تدمر کا صیغہ لانا قادیانیوں کے ہاں مرزا صاحب کا اعجاز شمار ہوتا ہے۔

مرزا کی گالیوں کے چند نمونے

۱:... ''اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے؟ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔''

(انجام آتھم ص:۲۱، بر حاشیہ، ر۔خ، ج:۱۱ ص:۲۱)

۲:... ''مشہور عالم مولانا عبدالحق غزنوی کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

''مگر تم نے حق کو چھپانے کے لئے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا۔''

آگے لکھتا ہے:

''پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم درروحانی خزائن ص:۳۳۴، ج:۱۱)

ایک اور جگہ ان ہی سے خطاب کرکے کہتا ہے:

''اے بدذات یہودی صفت، پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی، اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم، ص:۳۱۵، روحانی خزائن ص:۳۲۹، ج:۱۱)

۳:... عام مخالف علماء کے بارے میں یہ ہرزہ سرائی کرتا ہے:

’’یہودیوں کے لئے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے، جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں مگر یہ (علماء) خالی گدھے ہیں، یہ اس شرف سے بھی محروم ہیں، جوان پر کوئی کتاب ہو۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم، ص:۳۱۶، ۳۱۷، روحانی خزائن، ص:۳۳۱، ج ۱۱)

۴:.. ان العدا صاروا خنازیر الفلا
ونساؤھم من دونھن الا کلب

(نجم الہدیٰ روحانی خزائن، ج:۱۴، ص:۵۳)

ترجمہ: ’’دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے، اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔‘‘

۵:... اور مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو گالی دیتے ہوئے مرزا نے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے۔ چنانچہ ان کی شان میں کہتا ہے:

ومن اللئام اری رجیلاً فاسقاً
غولاً لعیناً نطفۃ السفہاء

ترجمہ: ’’اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے، سفیہوں کا نطفہ۔‘‘

شکس خبیث مفسد و مزور
نحس یسمی السعد فی الجہلاء

ترجمہ: ’’بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کرکے دکھلانے والا منحوس ہے، جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔‘‘

اذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(تتمہ حقیقۃ الوحی، ص:۴۴۵، ۴۴۶، ج:۲۲، روحانی خزائن)

ترجمہ: ’’تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے، پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔ اے کنجری کی اولاد۔‘‘

۶:... ’’مگر کیا یہ لوگ قسمیں کھالیں گے ہرگز نہیں، کیونکہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن، ج:۱۱، ص:۳۰۹)

۷:... ’’بعض جاہل سجادہ نشین اور مولویت کے شتر مرغ۔‘‘

(انجام آتھم ضمیمہ روحانی خزائن، ج:۱۲، ص:۳۰۲)

یہ ہے مرزا کی گالیوں کی ایک جھلک۔ ان میں سے ہر ایک گالی چیخ چیخ کر مرزا کے جھوٹے اور بدتہذیب ہونے کی شہادت دے رہی ہے۔ گالیاں اس قابل ہیں کہ بطور تحفہ مرزائیوں کی خدمت میں پیش کی جائیں اور انہیں بھی یہ گالیاں قبول کرنے میں کوئی تامل نہ ہونا چاہئے، کیونکہ یہ ان کے (حضرت صاحب) کی مقدس وحی ہی تو ہے، بلکہ یہ مرزا کی دعائیں ہیں، کیونکہ اس کی تعلیم یہ ہے:

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

بطور نمونہ ہم نے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے اپنے مخالفین کے بارے میں یہ چند ریمارکس پیش کئے ہیں مقصود صرف یہ بتانا ہے کہ آج کل جو کالم نویس مرزائیوں کی مظلومیت کے ڈرامے کے زیر اثر علماء کو مطعون کررہے ہیں، وہ ہوش کے ناخن لیں۔

☆☆......☆☆

بعض گناہ کبیرہ

ماں باپ کو ایذا دینا، شراب پینا، کسی کو پیٹھ پیچھے بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا، جمعہ کی نماز ترک کرنا، کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، کافروں کی رسمیں پسند کرنا، لوگوں کے دکھاوے کو عبادت کرنا، قدرت ہونے پر نصیحت ترک کرنا، کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

جس شیخ سے اعتقاد ہو اس کی پیروی کرکے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے، جب تک ان کی بات خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو، اگر ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہو، اس میں پیروی نہیں۔

ایمان جب درست ہوتا کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے، اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کسی بات میں بھی شک کرنا، اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا، ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

قرآن اور حدیث کے کھلے اور واضح مطلب کو نہ ماننا اور ایچ پیچ کرکے اپنے مطلب کے معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ سے نڈر ہوجانا یا ناامید ہوجانا کفر کا شیوہ ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ◆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔ ◆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ◆ اندرون و بیرون ملک ۴۰ مراکز، ۳۰ مبلغین اور ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم۔ ◆ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعے امت مسلمہ کی محاذ ختم نبوت پر ذہن سازی۔ ◆ چناب نگر میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔ ◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دارالمبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہے۔ ◆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ ◆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ◆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ◆ افریقہ کے ایک ملک ''مالی'' میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ◆ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ (قائم مقام امیر مرکزیہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ (مرکزی ناظم اعلیٰ)

جامع مسجد باب الرحمت

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ

فون: 021-34234476

021-32780340

021-32780337

کھال جمع کرانے کے لئے رابطہ نمبر:

جامع مسجد باب الرحمت	پرانی نمائش:	0321-2277304, 0333-3060501
دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	ریاض مسجد:	0333-2403694, 0300-8240567
بلوچ کالونی	مدنی مسجد:	0300-3716592, 0300-9213010
عالمگیر سوسائٹی	عالمگیر مسجد:	0321-2627017
دھوراجی کالونی	الکبریا مسجد:	0321-2627016
روفیل کھنڈ سوسائٹی		0333-2157085, 0323-2001736
جامعہ قاسمیہ	پی آئی بی کالونی:	0334-3955762, 0300-2544314
داؤد بھائی ٹاؤن		0321-2535455
دہلی کالونی	چھوٹی مسجد:	0300-2974520, 0300-2605807
کورنگی	شمیم مسجد بھٹائی کالونی:	0323-3367444
ملیر/شاہ فیصل کالونی	انعم ہومز:	0333-2245852
فیڈرل بی ایریا	فلاح مسجد:	0300-2700626, 0300-2242764
پاکستان چوک		0300-2276606

جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آئیے .. اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402 0321-2277304
ARCH VISION